مصادر تراجم علماء مكة المكرمة
فی القرن الرابع عشر الهجری

علمائے مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی کتب

۱۳۰۰ھ ــــــــــــ ۱۴۲۲ھ

— تالیف —

عبدالحق انصاری

ناشر

بہاءالدین زکریا لائبریری ضلع چکوال پاکستان

مصادر تراجم علماء مكة المكرمة

في القرن الرابع عشر الهجري

علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی کتب

۱۳۰۰ھ ——— ۱۴۲۲ھ

تالیف

عبدالحق انصاری

ناشر

بہاءالدین زکریا لائبریری ضلع چکوال پاکستان

- سلسلہ اشاعت نمبر ۴
- علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی کتب
  ۱۳۰۰ھ ----- ۱۴۲۲ھ
- عبد الحق انصاری
- طبع اول ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء
- بہاء الدین زکریا لائبریری، بمقام چھونبی (Chhunbi) تحصیل و نزد چوآسیدن شاہ ضلع چکوال صوبہ پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان پوسٹ کوڈ ۴۸۳۲۱

❀❀❀❀❀

انتساب

علامہ، محدث، مفسر، حافظ قرآن، مؤرخ، محقق، سترہ سے زائد کتب کے مصنف، مدرس مسجد حرم و مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ فضیلۃ الشیخ محمد عربی بن تبانی سفیطی الجزائری مہاجر مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) کے نام

❀❀❀❀❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلد اللہ الحرام ام القریٰ مکہ مکرمہ میں مختلف ادوار میں خدمات انجام دینے والے علماء کرام و مشائخ عظام کے حالات پر مختلف اوقات میں لاتعداد کتب لکھی گئیں۔ ان میں سے ماضی قریب یعنی ۱۳۰۰ھ سے دور حاضر ۱۴۲۲ھ تک کے علماء و مشائخ مکہ مکرمہ کے حالات پر تصنیف کی گئی عربی کتب کا مختصر تعارف یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

1 نزهة الفكر

تصنیف: مدرس حرم مؤرخ حجاز علامہ سید احمد بن محمد حضراوی ہاشمی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

یہ کتاب پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں اولین تین جلدیں ابتداء دنیا سے مصنف کے عہد تک کے تاریخی واقعات اور آخری دو

جلدیں مشاہیر کے حالات پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس اہم کتاب کا ایک بھی مکمل مخطوط محفوظ نہیں رہ سکا اور اس کی فقط چوتھی جلد ہی اب تک شائع ہو سکی۔

مکتبہ مکہ مکرمہ میں شیخ احمد حضراوی کی ایک تصنیف ''**تاج تواریخ البشر و تتمة جميع السير**'' کی پہلی جلد کا مخطوط زیر نمبر ۱۲۲/ تاریخ، نیز اس کی تیسری جلد کے مخطوط کی فوٹو کاپی زیر نمبر ۱۲۳/ تاریخ موجود ہیں[۱] مغربی نے اس سے استفادہ اٹھایا اور اس کا ایک باب اپنی کتاب میں شامل کیا، جس میں تیرہویں صدی ہجری کے نصف آخر کے مکہ مکرمہ کی تاریخ درج ہے[۲] محمد المصری کے بقول ''**تاج تواریخ البشر**'' اصل میں ''**نزهة الفكر**'' کی تین ابتدائی جلدوں کا نام ہے، انہوں نے اس کا تیسرا نام ''**تاريخ الاعيان**'' ذکر کیا ہے[۳]

ادھر مکتبہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں اس کی چوتھی جلد کا مخطوط بنام ''**نزهة الفكر فيما مضى من الحوادث و العبر في تراجم رجال القرن الثاني عشر و الثالث عشر**'' زیر نمبر ۱۶/ تراجم موجود ہے، جس کے متعلق خیال ہے کہ یہ بخط مصنف ہے۔ اسی مخطوط کی فوٹو کاپی نیز مائیکرو فلم ''**معهد احياء المخطوطات العربية**'' دمشق میں محفوظ ہیں۔ ۱۹۹۶ء میں دمشق کے ایک محقق محمد المصری نے اس چوتھی جلد پر تحقیق کی، پھر اسے وزارت ثقافت شام نے دو حصوں میں شائع کیا، جس کے کل صفحات ۸۹۸ ہیں۔ صاحب **نشر النور** نے دوران تصنیف **نزهة الفكر** کے اسی مطبوعہ حصے کے مخطوط سے اخذ کیا تھا۔[۴]

نزهة الفكر کی یہ مطبوعہ جلد علماء مکہ کے حالات تک ہی محدود نہیں بلکہ بارہویں اور تیرہویں صدی ہجری کے پورے عالم اسلام کے مشاہیر کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف جو کہ مکہ مکرمہ کے باشندے تھے، انہوں نے مدینہ منورہ، طائف، قاہرہ، دمشق اور استنبول

کے اسفار کئے اور ان شہروں نیز مکہ مکرمہ میں جن اکابرین سے ملاقات ہوئی ان کے علاوہ بارہویں صدی کی شخصیات اور اس دور کے مشاہیر ہند کے حالات جمع کر کے یہ جلد ترتیب دی، یوں یہ مذکورہ دونوں صدیوں کے اہل علم کا اہم تذکرہ بن گئی بلکہ ان میں بہت سے علماء ایسے ہیں جنہوں نے چودھویں صدی میں وفات پائی۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۲۸۶ھ میں تصنیف کی گئی۔ اسے مشاہیر کے ناموں کے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا اور یہ مطبوعہ حصہ حرف الف سے شروع ہو کر ق پر ختم ہوتا ہے اور اس میں کل تین سو چار شخصیات کا تذکرہ ہے۔ اس پر تین منظوم تقریظات موجود ہیں، جن میں سے ایک کسی گمنام شاعر کی، دوسری شیخ حسن بن احمد وفا مصری نزیل مکہ مکرمہ اور تیسری فقیہ جلیل شیخ عبد المجید بن ابراہیم شرنوبی ازہری مالکی مصری (م۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء) کی ہے اور دونوں مقرظین کے حالات بھی شامل کتاب ہیں۔

نزهة الفكر کی خصوصیات میں سے ہے کہ مصنف نے متعدد علماء و مشاہیر کے چشم دید واقعات بیان کیے ہیں۔ شعراء کے نمونہ کلام کو اہتمام سے درج کیا اور علماء، اولیاء اللہ، ادباء، شعراء، امراء سبھی کے حالات کو کتاب میں جگہ دی، نیز چند مجاذیب کا ذکر خیر اور اہل اللہ کی کرامات بھی شامل کتاب کیں۔ اس میں جن علماء مکہ کے حالات درج ہیں ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مولانا عبد القادر بدایوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد شیخ الاسلام مفتی احناف شیخ جمال بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء)، مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد مفتی احناف شیخ عبد الرحمٰن سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء)، فاضل بریلوی کے دوسرے استاد عزالمسلمین و الاسلام شیخ العلماء سید احمد بن

زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء)، سید دحلان کے مرید شاعر و ادیب شیخ ابراہیم بن خلیل شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء)، سید دحلان کے ایک اور شاگرد مدرس حرم و شاعر شیخ احمد بیت المال حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

اور اس میں جن مشاہیر ہند کے حالات ہیں ان کے اسماء گرامی کا یہاں ذکر کرنا قارئین کے لئے اضافی معلومات کا باعث ہو گا:

مولانا احمد کبیر رام پوری ۱۲۵۶ھ میں زندہ تھے، مولانا امین اللہ عظیم آبادی (م۱۲۳۳ھ)، مفتی امر اللہ خان غازی پوری جنہوں نے تیرہویں صدی کے ابتدائی عشروں میں وفات پائی، مولانا اوحد الدین بلگرامی (م۱۲۵۰ھ)، سلطان الہند اورنگ زیب عالم گیر (م۱۱۱۷ھ)، مولانا بشیر الدین ہندی ۱۲۵۶ھ میں زندہ تھے، مولانا حبیب الرحمٰن کاظمی ردولوی مہاجر مدنی (م۱۳۲۲ھ)، مولانا عبد اللہ سالار ہندی مکی (م۱۲۶۰ھ)، مولانا عبد الرحیم لکھنوی ۱۲۵۶ھ میں زندہ تھے، مولانا عبد الکریم ملتانی سندھی مہاجر مکی (م۱۱۴۳ھ)، صاحب سلافۃ العصر علامہ سید علی معصوم دستکی مکی (م۱۱۱۷ھ)، سید قاسم چشتی مہاجر مکی (م۱۲۹۱ھ) اور فارسی و عربی کے شاعر مرزا قتیل لکھنوی جو ۱۲۲۵ھ میں زندہ تھے۔

مصنف کتاب شیخ احمد حضراوی ۱۲۸۶ھ کو دار الخلافہ استنبول گئے تو وہاں سید جمال الدین افغانی (م۱۳۱۵ھ) اور امام شامل داغستانی نقشبندی شافعی (م۱۲۸۷ھ) سے ملاقاتیں ہوئیں، پھر ان دونوں مشاہیر کے حالات بھی اس جلد میں درج کیے اور شیخ احمد حضراوی نے ۱۳۲۳ھ کو مکہ مکرمہ میں مولانا احمد رضا خان بریلوی سے خلافت پائی[۵]

2 المؤرخ احمد بن محمد الحضراوی

شیخ حضراوی نے تاریخ کے موضوعات پر متعدد کتب تصنیف کیں،

لہٰذا علم تاریخ میں ان کے مقام و خدمات پر ایک طالبہ ابتسام بنت محمد صالح کشمیری نے ''المؤرخ احمد بن محمد الحضراوی ۱۲۵۲ھ/۱۳۲۷ھ'' کے عنوان سے مقالہ لکھا، جس پر ۱۴۱۴ھ میں جدہ یونی ورسٹی نے انہیں ایم فل کی ڈگری جاری کی[٦] یہ مقالہ تاحال شائع نہیں ہوا۔

3 نفحۃ الرحمٰن فی بعض مناقب السید احمد بن زینی دحلان

تصنیف: مدرس حرم علامہ سید ابو بکر شطا بکری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء)

علامہ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے علماء مکہ مکرمہ کے سرتاج، عارف کامل، مصنف و مؤرخ تھے۔ آپ سے برصغیر میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے بیس سے زائد اکابر علماء نے اخذ کیا۔ یہ کتاب آپ کے حالات و مناقب پر آپ کے خاص شاگرد کی اہم تصنیف ہے۔ مکتبہ مکہ مکرمہ میں اس کا مخطوط زیر نمبر ۴۵/تاریخ موجود ہے، جو غالباً بخط مصنف ہے[۷] اور ۱۳۰۵ھ میں مصر سے شائع ہوئی۔

4 کنز العطاء فی ترجمۃ العلامۃ السید بکری شطا

تصنیف: مدرس و امام حرم شیخ عبد الحمید قدس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء)

علامہ سید ابو بکر شطا فقیہ جلیل تھے، آپ نے ہندوستان کے مشہور شافعی عالم مولانا زین الدین مالاباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۹۸۷ھ/۱۵۷۹ء) کی تصنیف ''فتح المعین'' کی شرح بنام ''اعانۃ الطالبین'' لکھی، جو لاتعداد بار طبع ہوئی اور آج بھی عرب و عجم کے شوافع کے مدارس میں داخل نصاب ہے[۸] اور کنز العطاء آپ کے حالات پر آپ کے شاگرد کی تصنیف ہے، جسے ۱۳۳۰ھ میں مطبع حسینیہ

قاہرہ نے ۳۲ صفحات پر طبع کیا۔[۹]

5 سیرۃ فی تراجم بعض علماء مکۃ

یہ بھی شیخ عبد الحمید قدس مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ہے۔ اس کا ایک مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ میں زیر نمبر ۲۷ / تاریخ موجود ہے' جو ۳۶ اوراق پر مشتمل ہے[۱۰] علاوہ ازیں مکتبہ حرم مکی میں آپ کی ایک تصنیف بنام ''رسالة فی تراجم علماء مكة'' کے مخطوط کی فوٹو کاپی زیر نمبر ۱۲۳۸' نیز اس کی مائیکرو فلم زیر نمبر ۲۹۳۹ موجود ہے[۱۱] جو غالباً ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں' جس میں آپ نے معاصر علماء مکہ کے حالات قلم بند کیے' ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔

6 مواهب المعيد المنشى فی مآثر السيد حسين الحبشی

یہ شیخ عبد الحمید قدس مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس موضوع پر ایک اور تصنیف ہے' جس میں آپ نے اپنے استاد و مرشد مفتی شافعیہ و شیخ العلماء نیز فاضل بریلوی کی ''فتاویٰ الحرمين برجف ندوة المين'' کے مقرظ و مصدق علامہ سید حسین بن محمد حبشی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۳۰/ ۱۹۱۲ء) کے حالات درج کیے' جس کے دو قدیم مخطوطات مکتبہ مکہ مکرمہ میں زیر نمبر ۸۴' ۸۵/ تاریخ موجود ہیں[۱۲] اور یہ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں ''فتح القوی'' کے ساتھ یک جا شائع ہوئی[۱۳]

7 الاجازات المتينة لعلماء بكة و المدينة

تصنیف: مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

ترتیب و تقدیم: مولانا حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۲ء)

مصنف کے دوسرے سفر حج و زیارت ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء کے دوران ان کی طرف سے بعض علماء عرب کو جاری کردہ اجازات کا مجموعہ۔

ڈاکٹر سنیدی نے لکھا کہ یہ کتاب ۱۲۹۸ھ میں ہندوستان سے

شائع ہوئی[۱۴] جب کہ موصوف کی یہ تحقیق درست نہیں۔ ڈاکٹر سنیدی جو ایک سعودی یونی ورسٹی میں پروفیسر ہیں' انہوں نے مکہ مکرمہ کی تاریخ و جغرافیہ' رسول اللہ ﷺ کی ولادت و قیام مکہ مکرمہ' وہاں پر آباد قبائل و شخصیات' مناسک حج و سفر نامہ وغیرہ مکہ مکرمہ سے متعلق جملہ موضوعات پر عربی میں لکھی گئی کتب و رسائل اور مقالات نیز فارسی' انگریزی' ترکی' اردو' جرمن اور فرنچ زبانوں میں اس موضوع پر تصنیف کی گئی کتب کے ناموں کی فہرست مرتب کی' جو ۵۸۵ صفحات پر شائع ہوئی' لیکن موصوف کا یہ کام ناقص اور اغلاط سے پر ہے۔ انہوں نے اس موضوع پر لکھی گئی بہت سی عربی کتب کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا' جیسا کہ كنز العطاء' الجواهر الحسان' فيض الملك المتعالی' المؤرخ احمد بن محمد الحضراوی اور المسلك الجلی وغیرہ۔ نیز جشن میلاد پر لکھی گئی بہت سی عربی کتب کے کوائف شامل کتاب کیے۔ لیکن ایسی سینکڑوں کتب کا ذکر دانستہ نہیں کیا اور الدولة المكية کے مقرظ' محدث مراکش علامہ سید محمد بن ادریس قادری حسینی مالکی (م۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) کی زم زم کے موضوع پر تصنیف ''ازالة الدهش و الوله فی صحة حديث ماء زمزم لما شرب له'' کا ذکر تو کیا لیکن مصنف کا نام درج نہیں کیا[۱۵] جب کہ اس کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں[۱۶] علاوہ ازیں شیخ عبد القادر بن عبد اللہ عیدروس باعلوی (م۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ء) اور شیخ عبد القادر بن شیخ حضرمی گجراتی کو دو الگ الگ شخصیات قرار دے دیا[۱۷] جب کہ یہ ایک ہی شخصیت ہیں' جن کا درست نام یہ ہے:

شیخ عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ عیدروس شافعی حضرمی گجراتی احمد آبادی[۱۸] اور ڈاکٹر سنیدی نے اس موضوع پر اردو کی فقط تین کتب کا ذکر کیا' جن کے مصنفین نشاط امرتسری' مولوی عبد السلام

ندوی اور مفتی عبد الغفار گوالیاری ہیں اور تاثر دیا کہ جب سے اردو زبان معرض وجود میں آئی' اس میں مکہ مکرمہ سے متعلق یہی تین کتب لکھی گئیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اردو میں اس موضوع پر سینکڑوں کتب لکھی گئیں۔

جہاں تک **الاجازات المتینة** کا معاملہ ہے تو یہ کتاب ۱۳۲۴ھ میں تصنیف کی گئی' اس پر ثبوت اس کا تاریخی نام ہے' جس سے اس کا سن تصنیف برآمد ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کی ۱۲۹۸ھ میں اشاعت کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔ اس کا ایک ایڈیشن مصنف کی زندگی میں شائع ہوا اور چند برس پہلے لاہور سے ایک اور ایڈیشن منظر عام پر آیا' جو ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے[۱۹] علاوہ ازیں گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے پروفیسر محمد صدیق اکبر نے اسے ۱۹۶۹ء میں عربی کے سالانہ امتحان کے ساتویں پرچہ کے بدلے اورینٹل کالج لاہور کے تحت ایڈٹ کیا اور مولانا حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی نے اس کا اردو ترجمہ کیا' نیز اس پر حواشی لکھے۔ پھر یہ عربی متن' اردو ترجمہ و حواشی کے ساتھ ۱۹۷۶ء میں رسائل رضویہ کے ضمن میں شائع کی گئی[۲۰]

الاجازات المتینة علماء مکہ کا کوئی باقاعدہ تذکرہ نہیں' لیکن اس دور کے علماء مکہ مکرمہ کے افکار و نظریات جاننے کے لئے اہم ذریعہ اور ان کے حالات مرتب کرنے کے لئے ضروری ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے ہمیں فاضل بریلوی کے تین مکی اساتذۂ کرام اور انیس مکی خلفاء عظام کے اسماء گرامی معلوم ہوتے ہیں۔

8 نشر النور و الزهر

تصنیف: شیخ الخطباء و الائمہ مسجد حرم' مدرس' جسٹس مکہ شیخ عبد اللہ ابوالخیر مرداد حنفی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء)

اسلام کی چودہ صدیوں کے دوران علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر جو

کتب لکھی گئیں ان میں قاضی شیخ تقی الدین فاسی حسنی مکی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۸۳۲ھ / ۱۴۲۹ء) کی آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل تصنیف ''**العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین**'' سب پر فوقیت رکھتی ہے' جس میں اوائل سے مصنف کے دور یعنی نو صدیوں کے سینکڑوں علماء کے حالات درج ہیں[۲۱] علامہ فاسی کی اس تصنیف کے بعد شیخ عبد اللہ مرداد کی نشر النور اس موضوع پر دوسری اہم کتاب ہے' جس میں دسویں صدی ہجری سے چودھویں صدی تک کے سینکڑوں علماء مکہ کا تذکرہ ہے' گویا شیخ مرداد نے علامہ فاسی کے کام کو ہی آگے بڑھایا۔ اس طرح یہ دونوں کتب اس موضوع پر انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہیں۔

اس کا پورا نام ''**نشر النور و الزهر فی تراجم افاضل مكة من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر**'' اور دوسرا ''**الدر الفاخر المكنون فی تراجم اهل الخمسة قرون**'' ہے' جب کہ اس نے اول الذکر نام سے شہرت پائی۔ چند برس قبل اس کا واحد مخطوط جو بخط مصنف تھا' مکتبہ حرم مکی میں زیر نمبر ۳۷۲۲' ۳۷۲۳ موجود تھا[۲۲] مکہ مکرمہ کے ادیب صحافی مؤرخ احمد سباعی (م ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء) نے اپنی تصنیف ''**تاریخ مكة**'' میں نشر النور کے مخطوط سے اخذ کیا تھا[۲۳] لیکن اب اسے مفقود الخبر قرار دیا جا چکا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مکتبہ حرم مکی میں محفوظ تمام مخطوطات کی فہرست کتابی شکل میں شائع ہوئی تو اس میں نشر النور کے مخطوط کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی[۲۴] ادھر مشہور سوانح نگار خیر الدین زرکلی دمشقی (م ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء) نے نشر النور کے مخطوط کی مکتبہ حرم مکی میں موجودگی کی نہ صرف اطلاع دی' بلکہ اپنی اہم تصنیف ''الاعلام'' میں اس سے استفادہ بھی اٹھایا[۲۵] خیال ہے کہ اعتقادی اختلاف کی بنیاد پر

اسے دانستہ ضائع کر دیا گیا اور اب تک اس کا دوسرا کوئی مخطوط دریافت نہیں ہوا۔ نشر النور اصل کتاب شائع نہیں ہو سکی، لیکن اس کے مخطوط پر کچھ کام ہوا جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

اس کے مصنف شیخ عبد اللہ مرداد نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی نیز فاضل بریلوی نے ''**کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم**'' آپ کی تحریک پر تصنیف کی۔ شیخ عبد اللہ مراداد نے جنگ طائف کے دوران نجدی افواج کے ہاتھوں شہادت پائی۔[۲۶]

8 نظم الدرر فی اختصار نشر النور و الزهر

اختصار و ترتیب: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ و مدرس مدرسہ صولتیہ شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی (م۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء)

جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی عیاں ہے یہ شیخ عبد اللہ مرداد شہید کی تصنیف نشر النور کی تلخیص ہے۔ اس کا مخطوط بخط مصنف جدہ یونی ورسٹی کی مرکزی لائبریری میں واقع ذخیرہ شیخ محمد نصیف میں موجود ہے۔ خیر الدین زرکلی نے **الاعلام** میں اس سے اخذ کیا[۲۷] علاوہ ازیں مکتبہ حرم مکی میں اس کا ایک اور مخطوط نیز اس کی فوٹو کاپی زیر نمبر ۱۴۲۳، ۳۵۷۳ موجود ہیں[۲۸] یہ ابھی تک شائع نہیں ہوئی، لیکن مکہ مکرمہ میں نادر و مستعمل کتب کے تاجران سے اس کے مخطوط کی فوٹو کاپی دست یاب ہے۔ کل صفحات ۲۱۵

مقدمہ کتاب میں شیخ عبد اللہ غازی لکھتے ہیں کہ میں نے مسجد حرم کے امام و خطیب جسٹس مکہ مکرمہ شیخ عبد اللہ ابو الخیر مرداد کی تصنیف نشر النور کا مسودہ دیکھا، جو غیر مرتب اوراق کی صورت میں تھا۔ مصنف کو اس کا مبیضہ تیار کرنے کی فرصت نہ ملی تا آنکہ انہوں نے طائف مین شہادت پائی۔ چنانچہ میں نے اسے جمع کیا، پھر

اس میں سے اشعار و مناقب حذف کر کے اس کی تلخیص کی اور اسے **نظم الدرر** کا نام دیا۔

نظم الدرر پانچ ابواب میں منقسم ہے اور ہر باب میں بالترتیب نویں تا چودھویں صدی کے علماء مکہ کے حالات الگ الگ حروف تہجی کے اعتبار سے درج ہیں۔ پانچویں باب میں چودھویں صدی کے ۱۲۷ علماء کرام کے، جب کہ پوری کتاب میں تقریباً ۵۷۵ علماء کے حالات درج ہیں۔ شیخ عبد اللہ غازی نے کہیں کہیں حواشی بھی لکھے ہیں[۲۹]

آخری باب میں جن علماء مکہ کے حالات دیے گئے ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی (م۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء) کی مرویات و اسانید پر ''**اتحاف الاخوان فی اسانید مولانا فضل الرحمٰن**'' کے مصنف شیخ احمد عطار مالوی مکی (م۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء)، اختلافی مسائل پر ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' نامی کتاب کے مصنف و اکابر علماء دیوبند کے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء)، شاہ محمد مظہر دہلوی مہاجر مدنی نقشبندی مجددی (م۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء) کے خلیفہ، مدرس و امام مسجد حرم علامہ سید صالح حسنی زواوی شافعی (م۱۳۰۸ھ/۱۸۹۱ء)، مکتوبات امام ربانی کے عربی ترجمہ مطبوعہ مکہ مکرمہ کے مصحح، مدرس حرم و قاضی شیخ عبد الحمید فردوس افغانی مکی خالدی نقشبندی (م۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء)، مکتوبات کے دوسرے مصحح مدرس حرم شاعر و ادیب شیخ عبد اللہ زبیر حنفی (م۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء)، حاجی امداد اللہ کے مرید شیخ محب الدین پشاوری افغانی مہاجر مکی (م۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء)، مولانا فضل حق خیر آبادی کے شاگرد ملا نواب کابلی مہاجر مکی (م۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء)، مدرسہ صولتیہ کے مدرس شیخ یوسف بنگالی مکی (۱۳۰۸ھ میں زندہ تھے)، فاضل بریلوی کے تینوں

اساتذہ شیخ العلماء علامہ سید احمد بن زینی دحلان و مفتی شافعیہ علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل (م۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء) و مفتی احناف شیخ عبد الرحمٰن سراج' فاضل بریلوی کی تین کتب **حسام الحرمین' الدولۃ المکیۃ** اور **فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین** نیز مولانا غلام دستگیر قصوری کی **تقدیس الوکیل عن توھین الرشید و الخلیل** کے مقرظ و فاضل بریلوی کے خلیفہ مفتی احناف شیخ محمد صالح کمال (م۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء)' حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ و مولانا محمد عمر الدین ہزاروی (م۱۳۴۹ھ/۱۹۳۱ء) کی تصنیف ''**الاجازۃ فی الذکر الجھر مع الجنازۃ**'' و فاضل بریلوی کی **حسام الحرمین** و **فتاوی الحرمین** کے مقرظ شیخ احمد بن ضیاء الدین بنگالی مکی (۱۳۲۳ھ کے بعد وفات پائی)' **حسام الحرمین** و **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ شیخ الخطباء و الائمہ شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی (م۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء)' فاضل بریلوی کے خلیفہ و صاحب **نزھۃ الفکر** شیخ احمد حضراوی' **فتاوی الحرمین** کے مقرظ و شاہ عبد الغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی کے شاگرد خاص مدرس حرم شیخ ملااخوند جان بخاری مرغینانی مہاجر مکی (م۱۳۲۰ھ/۱۹۰۳ء)' فاضل بریلوی کے خلیفہ اور **حسام الحرمین** و **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ مدرس حرم قاضی مکہ شیخ اسعد دھان حنفی (م۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء)' فاضل بریلوی کے خلیفہ و **حسام الحرمین** نیز **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ مدرس حرم قاضی شیخ جمال مالکی (م۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء)' **فتاویٰ الحرمین** کے مقرظ و سلسلہ علویہ کے پیر طریقت مفتی شافعیہ مدرس حرم علامہ سید حسین بن محمد حبشی حضرمی مکی (م۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)' فاضل بریلوی کے خلیفہ علامہ سید حسین دحلان شافعی (م۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)' فاضل بریلوی کے خلیفہ اور **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ امام حرم و ماہر **فلکیات** علامہ سید عبد اللہ دحلان شافعی (م۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء)' فاضل بریلوی کے خلیفہ و **حسام**

الحرمین نیز **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ مدرس حرم و مدرسہ صولتیہ و امام حرم شیخ عبد الرحمٰن دھان حنفی (م۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء)' **فتاوی الحرمین** کے مقرظ و مصدق مدرس حرم علامہ سید عمر بن سالم عطاس مکی شافعی (ولادت ۱۲۶۸ھ)' **حسام الحرمین** اور **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ مدرس حرم و قاضی جدہ شیخ علی بن صدیق کمال حنفی (م۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء)' **حسام الحرمین** اور **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ شیخ الدلائل شیخ عبد الحق الہ آبادی مہاجر مکی (م۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء)' فاضل بریلوی کے خلیفہ اور آپ کی مذکورہ بالا دونوں کتب کے مقرظ مدرس حرم قاضی مکہ علامہ سید محمد مرزوقی ابوحسین حنفی (م۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء)' ماہر **فلکیات** و مدرس شیخ عبد الحمید بخش ہندی مہاجر مکی (م۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)' حافظ عبد اللہ بن حسین ہندی مکی (م۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء)' مدرس حرم و مدرسہ صولتیہ **تقدیس الوکیل** کے مقرظ مولانا حضرت نور افغانی مہاجر مکی (م۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء) رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔[۳۰]

صاحب **نشر النور** نے متن کتاب میں علامہ مرزوقی کے حالات میں ان کے فاضل بریلوی سے خلافت پانے کا ذکر کیا تھا' جب کہ صاحب **نظم الدرر** نے یہ پوری عبارت حذف کر دی۔ علاوہ ازیں فاضل بریلوی کی مذکورہ تینوں کتب کے مقرظ شیخ محمد بن یوسف خیاط (۱۳۲۳ھ میں زندہ) کے حالات سرے سے حذف کر دیے۔[۳۱]

10 نثر الدرر فی تذییل نظم الدرر

تصنیف: شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی

نشر النور کی تلخیص **نظم الدرر** تیار کرنے کے بعد آپ نے اس کا تکملہ ''نثر الدرر'' کے نام سے تصنیف کیا' جس میں ان علماء مکہ مکرمہ کے حالات قلم بند کیے جو **نشر النور** میں شامل نہیں تھے۔ نظم

الدرر کی طرح نشر الدرر بھی تاحال شائع نہیں ہوئی۔ اس کے مخطوط
بخط مصنف جدہ یونی ورسٹی لائبریری میں زیر نمبر ۲۹۱۲ ذخیرہ شیخ محمد
نصیف میں نوے صفحات پر مشتمل نیز اس کی مائیکرو فلم زیر نمبر ۳۵۷۲
موجود ہیں، نیز مکتبہ حرم مکی میں زیر نمبر ۱۴۲۴ و مائیکرو فلم ۳۵۷۲
محفوظ ہیں۔[۳۲]

نشر الدرر دو ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں تیرھویں صدی
ہجری کے ۱۹ اور دوسرے باب میں چودھویں صدی کے ۷۴ علماء مکہ
مکرمہ کے حالات ہیں، یوں یہ کتاب کل ۹۳ علماء کا تذکرہ ہے۔ اس
کے دوسرے باب میں مذکور علماء میں سے چند کے اسماء یہ ہیں:

شیخ اسماعیل بن ملا نواب کابلی مہاجر مکی مدنی رشیدی، نواب صدیق
حسن بھوپالی سے منسوب بعض کتب کے اصل مصنف شیخ الٰہی بخش فیض
آبادی مہاجر مکی (م۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء) اور ان کے بیٹے شیخ محمد احمد
فیض آبادی مہاجر مکی (م۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء)، حاجی امداد اللہ کے خلیفہ
شیخ محمد شفیع نگینوی مہاجر مکی (م۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)، عارف باللہ پیر
سید مہر علی شاہ گولڑوی چشتی کے مرید قاضی شیخ احمد بن عبد اللہ قاری
(م۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء)، مولانا عبد الباقی لکھنوی کے شاگرد صاحب
الدلیل المشیر ناظم مدرسہ فلاح قاضی مکہ علامہ سید ابو بکر بن احمد
حبشی شافعی (م۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء)، شیخ بہاؤ الدین افغانی مہاجر مکی (م
۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء)، شیخ صالح بن سلیمان میمن مہاجر مکی، مدرس حرم و
مؤرخ شیخ عبد الستار دہلوی مکی (م۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء)، شاہ عبد القادر
دہلوی مجددی مہاجر مکی (م۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) شیخ عبد الرحمٰن بن
کریم بخش ہندی مہاجر مکی، شیخ مظہر حسین انصاری ہندی مہاجر مکی
(م۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء)، عقائد و معمولات اہل سنت پر متعدد کتب کے
مصنف، مدرس حرم و مدرسہ فلاح شیخ محمد عربی تبانی الجزائری مہاجر مکی

(م۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)، ناظم مدرسہ صولتیہ شیخ محمد سعید کیرانوی مکی
(م۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)، ناظم مدرسہ صولتیہ شیخ محمد سلیم کیرانوی مکی
(م۱۳۹۷ھ/۱۹۷۶ء)، صاحب **نشر النور** نیز ان کے والد شیخ احمد
ابوالخیر مرداد حنفی، فاضل بریلوی کے خلیفہ مدرس حرم و مدرسہ فلاح و
صولتیہ علامہ سید ابو بکر بن سالم البار (م۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء)، فاضل
بریلوی کے خلیفہ مدرس حرم و مدرسہ فلاح علامہ سید احمد ناضرین شافعی
(م۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ء)، فاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ حسن عجیمی حنفی
(م۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء)، فاضل بریلوی کے خلیفہ **حسام الحرمین** اور
الدولۃ المکیۃ کے مقرظ مدرسہ فلاح کے صدر مدرس مفتی مالکیہ شیخ محمد
علی مالکی (م۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء)، فاضل بریلوی کے خلیفہ و **حسام
الحرمین** کے مقرظ محدث حرمین شریفین شیخ عمر حمدان محرسی مکی مدنی
(م۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء)، **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ چیف جسٹس مملکت
حجاز مفتی مکہ وزیر اعظم اردن شیخ عبد اللہ سراج حنفی الازہری
(م۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء)، فاضل بریلوی کے خلیفہ، **الدولۃ المکیۃ** کے
مقرظ ماہر فلکیات امام حرم علامہ سید عبد اللہ دحلان شافعی، فاضل
بریلوی کی تین کتب کے مقرظ مدرس حرم شیخ عمر بن ابی بکر باجنید
حضرمی مکی شافعی (م۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء)، **تقدیس الوکیل** اور فاضل
بریلوی کی مذکورہ بالا تینوں کتب کے مقرظ نیز ہندوستان کے معاصر
غیر مقلد عالم مولوی محمد بشیر سہوانی کے تعاقب میں ''**القول
المجدی**'' نامی کتاب کے مصنف مفتی شافعیہ شیخ العلماء شیخ الاسلام
محمد سعید بابصیل حضرمی مکی (م۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)، فاضل بریلوی کی تین
کتب کے مقرظ مدرس حرم صاحب تصانیف شیخ محمد بن یوسف خیاط
شافعی، **الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ مدرس حرم شیخ محمد مختار عطاروی جاوی
مہاجر مکی (م۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء)

اس کتاب کی ایک اضافی خوبی یہ ہے کہ عثمانی حکومت کے زیر اہتمام مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے سال نامہ "الحجاز" کے شمارہ ۱۳۰۳ ہجری میں اس شہر مقدس میں خدمات انجام دینے والے اس دور کے علماء کرام کے ناموں کی مکمل فہرست شائع کی تھی۔ نشر الدرر کے مصنف نے یہ فہرست بھی بطور ضمیمہ کتاب میں شامل کی جو نو صفحات پر مشتمل ہے۔ زرکلی نے شیخ عبد اللہ غازی کے حالات میں ان کی اس اہم تصنیف کا ذکر نہیں کیا۔[۳۳]

11 مختصر نشر النور و الزهر

اختصار و ترتیب: شیخ محمد سعید عامودی مکی (م۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء) و شیخ احمد علی کاظمی بھوپالی مہاجر مکی (م۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء)

نشر النور اصل کتاب نیز اس کی تلخیص نظم الدرر کے مخطوطات موجود تھے لیکن تاریخ مکہ پر اہم کتب شائع کرنے کے لئے حکومت سعودی عرب کی سرپرستی میں قائم کردہ کمیٹی نے انہیں شائع کرنے کی بجائے نشر النور کی نئی تلخیص تیار کر کے اس کی اشاعت کی منظوری دی' چنانچہ اس کمیٹی کی نگرانی میں اس کے اراکین کے ہم خیال محمد سعید عامودی[۳۴] و احمد علی[۳۵] نے اس کا خلاصہ تیار کیا' جسے "مختصر نشر النور و الزهر" کے نام سے شائع کیا گیا[۳۶] جس میں نظم الدرر سے بھی استفادہ اٹھایا گیا[۳۷] اور بعد ازاں نشر النور کا اصل مخطوط گم شدہ قرار دیا گیا۔

مختصر نشر النور کا پہلا ایڈیشن دو حصوں اور ۵۲۸ صفحات پر یک جا شائع کیا گیا' پھر دونوں حصوں کو ضم کر کے کتاب میں مذکور جملہ شخصیات' اماکن اور کتب و رسائل کے ناموں کی فہارس مرتب کر کے اسے کمپیوٹر پر کمپوز کر کے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا' جو ۶۴۱ صفحات کا ہے اور اس میں کل ۶۰۵ علماء و عالمات کے حالات درج

ہیں۔ نظم الدرر کے برعکس اسے ابواب میں تقسیم نہیں کیا گیا بلکہ نویں سے چودھویں صدی تک کے علماء کے حالات حروف تہجی کی ترتیب سے دیے گئے ہیں۔

اختصار تیار کرتے ہوئے نہ صرف واقعات و کرامات' شعراء کے نمونہ کلام اور مناقب و فضائل کو حذف کر دیا گیا بلکہ بعض مقامات پر تحریف بھی کی گئی۔

جیسا کہ مصنف نے کسی عالم کا مکہ مکرمہ سے روضۂ اقدس رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر اختیار کرنے کا ذکر کیا تو قوسین کا سہارا لے کر عبارت کا مفہوم بدل دیا کہ یہ عالم مکہ مکرمہ سے مسجد نبوی کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ گئے تھے۔[۳۸]

اسی طرح عالم جلیل قاری شیخ عبد الرسول مصری مہاجر مکی شافعی (م۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء) کے تذکرہ میں آپ کا نام بدل کر "عبد رب الرسول" کر دیا[۳۹] جب کہ نظم الدرر میں یہ عبارات اصل حالت میں موجود ہیں۔

علاوہ ازیں مفتی شافعیہ شیخ العلماء علامہ سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' جنہوں نے اہل نجد کے افکار و نظریات کے تعاقب میں متعدد کتب لکھیں' ان کے حالات کلی طور پر حذف کر دیے' جب کہ یہ نظم الدرر میں موجود ہیں[۴۰] اور دلچسپ پہلو یہ کہ عامودی و بھوپالی نے اس تلخیص پر حواشی لکھتے ہوئے متعدد مقامات پر امراء مکہ کے حالات پر علامہ دحلان کی ایک تصنیف سے اخذ کیا۔[۴۱]

مدینہ منورہ کے مشہور ادیب و صحافی ماہر آثار قدیمہ مؤرخ ماہنامہ "المنهل" (سن اجراء ۱۹۳۷ء) کے بانی و ایڈیٹر شیخ عبد القدوس انصاری (م۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) نے مختصر نشر النور پر تقریظ لکھی جو اس کے آغاز میں نیز المنهل میں شائع ہوئی[۴۲] صاحب نشر النور نے ایک

عالم ادیب و شاعر شیخ عبد اللہ سالار ہندی مکی (م ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء) کے حالات میں لکھا تھا کہ شیخ عبد اللہ نے سفر نامہ قلم بند کیا جو اہل مکہ میں مشہور ہے[۴۳] شیخ انصاری نے تقریظ میں اس سفر نامہ کو مفقود الخبر قرار دیتے ہوئے لکھا کہ تلاش کرنے کے باوجود اس کی کوئی خبر نہیں مل سکی اور نہ ہی دیگر محققین نے اس کے بارے میں کوئی اطلاع دی۔[۴۴]

لیکن اس سفر نامہ کے بارے میں شیخ انصاری کی یہ تحقیق درست نہیں، اس لئے کہ شیخ احمد حضراوی نے **نزھة الفكر** کی تصنیف میں اس سے اخذ کیا اور شیخ عبد اللہ سالار کے حالات میں لکھا کہ آپ نے ۱۱/ محرم ۱۲۵۶ھ کو سیاحت کا آغاز کیا اور جب کلکتہ پہنچے تو وہاں مقیم رہ کر یہ سفر نامہ قلم بند کیا، جس کا نام ''**الصارم البتار فی رحلة سالار**'' ہے اور اس میں دیار ہند میں اپنے مشاہدات، عجوبات و حکایات کو درج کیا[۴۵] شیخ عبد اللہ غازی[۴۶] اور پھر زرکلی نے اس کی اشاعت کی اطلاع دی[۴۷] اور برصغیر سے شائع ہونے والی عربی کتب کے ناموں کی فہرست جو ڈاکٹر احمد خان (پ ۱۹۳۵ء) نے مرتب کی اور حال ہی میں شائع ہوئی، اس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ سفر نامہ ۱۲۵۶ھ/۱۸۴۰ء کو مطبع الاخبار کلکتہ نے طبع کیا۔[۴۸]

قاہرہ کے ایک محقق و مصنف پروفیسر انور جندی کا **مختصر نشر النور** پر تبصرہ **المنهل** میں شائع ہوا، جس میں انہوں نے مصنف کتاب شیخ عبد اللہ مرداد اور ان کے والد شیخ احمد ابو الخیر مرداد کے حالات گڈمڈ کر دیے اور شیخ عبد اللہ مرداد کا سن وفات ۱۳۳۵ھ لکھ دیا[۴۹] جب کہ حق یہ ہے کہ یہ آپ کے والد کا سن وفات ہے۔

مختصر نشر النور میں علامہ دحلان کے سوا ان تمام علماء کے حالات موجود ہیں جن کے اسماء گرامی راقم نے **نظم الدرر** کے تعارف میں

ذکر کیے، لیکن حیرت ہے کہ صاحب **نشر النور** سمیت لاتعداد اکابر علماء مکہ کے استاد مولانا رحمت اللہ کیرانوای مکی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات **نظم الدرر** یا **مختصر نشر النور** میں موجود نہیں جب کہ آپ کے شاگردوں کے حالات درج ہیں۔

12 فتح القوى في ذكر اسانيد السيد حسين الحبشي العلوى

تصنیف: شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی

فاضل بریلوی کی کتاب **فتاویٰ الحرمین برجف ندوة المین** کے مقرظ مفتی شافعیہ علامہ سید حسین حبشی شافعی (م ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء) کی مرویات و اسانید پر ان کے شاگرد کی اہم تصنیف، جو ۱۳۲۳ھ میں لکھی گئی لیکن اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکی تھی، تا آنکہ علامہ سید حسین حبشی کی نسل میں سے بریگیڈیر ریٹائرڈ محمد (پ ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) بن ابی بکر بن احمد بن علامہ حسین حبشی نے اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور یہ کتاب معہ اضافات ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء میں ۲۵۳ صفحات پر طبع ہوئی۔

اس ایڈیشن کی خوبی یہ ہے کہ علامہ حسین حبشی کے حالات جن دیگر چھ مصنفین نے اپنی کتب میں درج کیے تھے نیز مختلف شعراء کے آپ کی مدح میں لکھے گئے قصائد کو بھی ناشر نے آغاز میں شامل کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں مصنف کتاب شیخ عبد اللہ غازی کے حالات بھی دیے جو ''**الدليل المشير**'' سے ماخوذ ہیں۔ **فتح القوی** کا متن اس مجموعہ کے صفحہ ۱۱۷ سے شروع ہوتا ہے، یوں یہ ایڈیشن آپ کے حالات پر ایک عظیم مجموعہ کی شکل اختیار کر گیا ہے۔[۵۰]

13 ایجاز المجاز فی معرفة ادباء الحجاز

تصنیف: شاعر و ادیب علامہ سید حسین برادہ مدنی

مصنف کے جاننے والے حجازی ادباء کا تذکرہ، جس میں متعدد علماء

کرام کے حالات کا ہونا ضروری ہے۔ ۱۳۴۳ھ میں اس کی تصنیف کا آغاز کیا گیا اور یہ دس ابواب میں منقسم دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے[۵۱] ابھی تک شائع نہیں ہوئی اور زیر نظر کتب میں اس کتاب نیز مصنف کے بارے میں مزید معلومات دست یاب نہیں۔ آپ کے والد شیخ عبد الجلیل برادہ مدنی (م۱۳۳۲ھ/۱۹۰۹ء) مدینہ منورہ کے عالم جلیل، ادیب و شاعر، مفتی اور مسجد نبوی کے مدیر تھے۔[۵۲]

14 فیض الملک المتعالی

تصنیف: مدرس حرم شیخ عبد الستار دہلوی مکی (م۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء)

تیرہویں و چودہویں صدی کے مشاہیر کے حالات، اس کا پورا نام "**فیض الملک المتعالی بانباء اوائل القرن الثالث عشر و التوالی**" ہے۔ اس کا مخطوط بخط مصنف مکتبہ حرم مکی میں زیر نمبر ۲۸۵۸/ ۲۸۶۰ عام محفوظ ہے[۵۳] فتح القوی کے ناشر نے اس سے شیخ حسین حبشی کے حالات اخذ کر کے شامل مجموعہ کیے[۵۴] فیض الملک المتعالی تاحال شائع نہیں ہوئی۔

15 نثر الماثر فیمن ادرکته من الاکابر

تصنیف: شیخ عبد الستار دہلوی مکی

آپ نے جن اکابر علماء کو دیکھا، ان سے استفادہ اٹھایا، جن سے مراسلت کی، ان کے حالات کا مجموعہ، جو مکتبہ حرم مکی میں بخط مصنف زیر نمبر ۸۱۰/ تاریخ موجود ہے[۵۵] اور غیر مطبوع ہے۔

16 الدلیل المشیر

تصنیف: قاضی مکہ ناظم مدرسہ فلاح علامہ سید ابو بکر حبشی علوی شافعی (م۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء)

مصنف جلیل نے مکہ مکرمہ کے علاوہ عالم اسلام کے جن علماء و مشائخ سے مختلف علوم و فنون میں استفادہ کیا، ان کے حالات اس

کتاب میں جمع کر دیے۔ سن تصنیف ۱۳۷۴ھ اور پورا نام "**الدلیل المشیر الی فلک اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و علٰی آله ذوی الفضل الشهیر و صحبه ذوی القدر الکبیر**" اور اس کے مخطوط کی مائیکرو فلم مکتبہ حرم مکی میں زیر نمبر ۳۵۵۰-۳۵۵۲ موجود ہے[۵۶] تاآنکہ مصنف کے فرزندان بریگیڈیر ریٹائرڈ محمد حبشی وغیرہ کے اہتمام سے یہ ۱۹۹۷ء میں ۶۳۱ صفحات پر شائع ہوئی۔

یہ تین ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں ۱۰۹ علماء کرام کے حالات حروف تہجی کی ترتیب سے درج ہیں۔ دوسرا باب مسلسلات اور تیسرا بعض کتب و علوم کی اسانید کے بیان کے لئے مختص ہے۔ آغاز میں مصنف کتاب کے حالات دیے گئے ہیں، جو ان کے فرزند انجینئر احمد حبشی (پ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) نے قلم بند کیے ہیں۔ کتاب ہذا میں جن علماء مکہ کے حالات مذکور ہیں ان میں سے چند کے اسماء یہ ہیں:

علامہ سید ابو بکر بن سالم البار حسینی، شیخ احمد بن عبد اللہ ناضرین شافعی، شیخ بہاؤ الدین افغانی مکی، حسام الحرمین کے مقرظ و سعودی عرب کے سابق وزیر پٹرول احمد زکی یمانی کے دادا، امام و مدرس حرم شیخ محمد سعید یمانی شافعی (م۱۳۵۴ھ/۱۹۳۶ء)، شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی، مدرسہ فلاح کے ناظم شیخ محمد عطاء اللہ فاروقی فیض آبادی ندوی مکی (م۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء)، مفتی مالکیہ شیخ محمد علی مالکی، مدرس حرم شیخ عمر بن ابی بکر باجنید شافعی، شیخ عمر حمدان محرسی مکی مدنی مالکی اور علامہ سید محمد مرزوقی ابو حسین۔

مکہ مکرمہ کے علاوہ دیگر مقامات سے تعلق رکھنے والے جن علماء کے حالات اس کتاب میں دست یاب ہیں ان میں مدینہ منورہ سے مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی کے تین اساتذہ شیخ احمد بن شمس

شنقیطی فاسی مدنی مالکی (م۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء)' مجاہد کبیر عارف باللہ علامہ سید احمد شریف سنوسی مکی مدنی (م۱۳۵۱ھ/۱۹۳۳ء)' مولانا محمد عبد الباقی لکھنوی مدنی' اور شاہ عبد الغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی کے خلیفہ تقدیس الوکیل کے مقرظ مسجد نبوی کے صدر مدرس علامہ سید محمد علی بن ظاہر وتری حسنی حنفی (م۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء)' حسام الحرمین کے مقرظ فقیہ حنفی شیخ عبد القادر شلبی طرابلسی مدنی (م۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء)' شام سے الدولة المکیة کے مقرظ شیخ محمد امین سوید دمشقی الازہری (م۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء)' مراکش سے فاضل بریلوی کے خلیفہ محدث جلیل و مؤرخ شہیر علامہ سید عبد الحی کتانی (م۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)' فلسطین سے عارف کامل حسان العصر الدولة المکیة کے مقرظ علامہ یوسف نبہانی (م۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء) اور ہندوستان سے مولانا نور الحسنین لکھنوی حیدر آبادی (م۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء) کے نام شامل ہیں۔[۵۷]

یہ کتاب علماء مکہ مکرمہ کا ہی نہیں اس دور کی اسلامی دنیا کے علماء کا اہم تذکرہ ہے۔

17 دروس من ماضی التعلیم

تصنیف: مؤرخ وادیب صحافی عمر عبد الجبار مکی (م۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)

موصوف نے معاصر علماء مکہ پر مضامین لکھنا شروع کیے جو مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے اخبارات 'ہفت روزہ حراء (سن اجراء ۱۳۶۷ھ/۱۹۵۶ء)' روزنامہ الندوة (۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء)' روز نامہ البلاد (۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء) اور بعد ازاں المنہل میں اشاعت پذیر ہوئے۔ پھر احباب کے اصرار پر عمر عبد الجبار[۵۸] نے ان مضامین کو کتابی صورت دی' جو مذکورہ نام سے ۱۳۷۹ھ میں ۲۹۶ صفحات پر شائع ہوئی' جس پر علامہ سید علوی بن عباس مالکی مکی اور شیخ عبد القدوس انصاری مدنی کی تقریظات موجود ہیں۔ ڈاکٹر سنیدی کے بقول "دروس

من ماضی التعلیم و حاضرہ بالمسجد الحرام" میں تیرہویں و چودہویں صدی کے ۹۱ علماء کے حالات درج ہیں[۵۹] زرکلی نے یہ تعداد ۹۴ بتائی[۶۰] جب کہ شیخ رشید نے ۹۲ لکھی[۶۱] ان میں آخر الذکر تعداد درست ہے۔

علامہ محمود احمد قادری کانپوری نے اپنی اردو تصنیف میں دروس من ماضی سے اخذ کیا[۶۲] علامہ کانپوری نے شیخ عبد اللہ بن عباس بن صدیق مکی حنفی (م۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء) اور شیخ عبد اللہ بن احمد ابوالخیر مرداد مکی حنفی شہید کو ایک ہی شخصیت خیال کرتے ہوئے انہیں فاضل بریلوی کا خلیفہ قرار دیا' جب کہ یہ دو شخصیات ہیں' جن میں سے اول الذکر کے حالات دروس من ماضی کے صفحہ ۱۳۱ پر اور ثانی الذکر کے صفحہ ۱۶۱ پر درج ہیں اور ان میں سے شیخ عبد اللہ مرداد نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔ دروس من ماضی سے فاضل بریلوی کے چھ مکی خلفاء کے حالات اخذ کر کے اردو کتاب "تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت" میں شامل کیے گئے' جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

شیخ اسعد بن احمد دہان حنفی' علامہ سید سالم بن عید روس البار علوی حضرمی' شیخ عابد بن حسین مالکی' علامہ سید عبد اللہ دحلان شافعی' علامہ سید محمد مرزوقی ابو حسین حنفی اور شیخ محمد صالح کمال حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔[۶۳]

دروس من ماضی میں جن مزید علماء کرام کے حالات درج ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخ احمد قاری ہندی مکی' شیخ احمد ناضرین شافعی' شیخ جمال مالکی' علامہ سید حسین حبشی شافعی' مولانا رحمت اللہ کیرانوی' شیخ محمد سعید یمانی شافعی' حسام الحرمین اور الدولة المکیة کے مقرظ شیخ صالح محمد بافضل (م۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء)' مفتی شافعیہ علامہ سید عبد اللہ زواوی

شافعی نقشبندی مجددی شہید (م۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء)' شیخ عمر باجنید شافعی' شیخ عبد الحمید فردوس افغانی مکی' شیخ عبد الرحمٰن دھان حنفی' شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی' شیخ عبد الستار دہلوی مکی' الدولة المكية کے مقرظ مفتی حنابلہ شیخ عبد اللہ بن حمید (م۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء)' شیخ عبد اللہ غازی' شیخ عمر حمدان محرسی مالکی' شیخ محمد سعید بابصیل حضرمی شافعی' مسجد حرم کے عملہ کے نگران شیخ محمد کاملی سندھی' شیخ مختار عطارد جاوی مکی' مفتی شیخ محمد علی مالکی' شیخ عبد الرحمٰن بخش ہندی مہاجر مکی (م۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء)' مملکت حجاز کے وزیر علامہ سید محمد طاہر دباغ (م۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء)' شیخ احمد حضراوی ہاشمی شافعی' شیخ الخطباء شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی۔[۶۴]

اس کتاب کا ایک ہی ایڈیشن شائع ہو کر مقبول عام ہوا اور آگے چل کر مصنف نے اس کا نام بدل دیا۔

18 سیر و تراجم

تصنیف: عمر عبد الجبار مکی

دروس من ماضی کی اشاعت کے بعد مصنف نے اس میں ترمیم و اضافہ کیا اور اس میں چودھویں صدی سے تعلق رکھنے والے مزید اکیس علماء مکہ کے حالات شامل کیے پھر اس کا دوسرا ایڈیشن ''سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر الهجرة'' کے نام سے ۱۳۸۵ھ میں ۳۰۴ صفحات پر شائع ہوا اور تیسرا ایڈیشن ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء میں سامنے آیا' جس میں ۱۳۸۴ھ تک وفات پانے والے علماء مکہ کے حالات درج ہیں۔

ڈاکٹر سنیدی نے دروس من ماضی اور سیر و تراجم کو دو الگ کتب قرار دیا' نیز لکھا کہ آخر الذکر میں ۸۱ علماء مکہ مکرمہ کے حالات درج ہیں[۶۵] ادھر ڈاکٹر عسیلان جنہوں نے مدینہ منورہ پر

لکھی گئی کتب کے ناموں کی فہرست مرتب کی' جو ۳۳۳ صفحات پر کتابی شکل میں شائع ہوئی' اس میں لکھا کہ سیر و تراجم میں چودھویں صدی ہجری کے ۱۲۷ علماء حرمین شریفین مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے حالات دیے گئے ہیں[۶۶] دروس من ماضی اور سیر و تراجم اس وقت راقم کے پیش نظر ہیں اور حق یہ ہے کہ یہ ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں اور سیر و تراجم میں کل ۱۱۳ علماء مکہ کے حالات ہیں نیز اس میں علماء مدینہ منورہ کے حالات شامل نہیں۔

سیر و تراجم کی خاصیت ہے کہ مصنف نے مسجد حرم میں علماء کرام کے حلقات دروس میں شرکت کر کے ان کے دروس کو بغور سماعت کیا پھر ان کے طریقہ تدریس اور دروس کو ان کے حالات کے ضمن میں شامل کیا' کتاب کا اولین نام بھی اسی مناسبت سے رکھا گیا تھا۔ کتاب میں مذکور معدودے چند علماء ایسے بھی ہیں جن کا تعلق گزشتہ صدیوں سے ہے۔ مدینہ منورہ کے مؤرخ' شاعر' سوانح نگار' شیخ محمد سعید دفتردار حنفی (م۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء) نے دروس من ماضی پر تبصرہ لکھا تھا جو روزنامہ البلاد کے شمارہ ۲۰/ ذیقعد ۱۳۷۹ھ میں شائع ہوا[۶۷] یہ تبصرہ بھی شامل کتاب ہے' نیز مصنف کا مختصر تعارف آخری صفحہ پر دیا گیا ہے۔ سیر و تراجم میں جن علماء کا ذکر ہے ان میں یہ نام شامل ہیں:

علامہ سید ابو بکر بن سالم البار' الدولة المكية کے مقرظ مدرس حرم علامہ سید محمد عبد الباری رضوان (م۱۳۵۸ھ/۱۹۴۰ء) اور پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر شاعر و ادیب علامہ سید عبد الحمید خطیب (م۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء)

زرکلی لکھتے ہیں کہ چودھویں صدی ہجری کے علماء مکہ پر عمر عبد الجبار کی ایک اور تصنیف ''تراجم علماء مكة فی العصر الحديث''

شائع ہوئی[۶۸] لیکن تازہ تحقیق کے مطابق انہوں نے اس نام کی کوئی کتاب تصنیف نہیں کی[۶۹] البتہ جیسا کہ خود عمر عبد الجبار کی تحریر سے عیاں ہے وہ سیر و تراجم کی دوسری جلد تصنیف کرنے کا ارادہ رکھتے تھے جس میں مکہ مکرمہ کے زندہ علماء کے حالات تحریر کرنا تھے۔[۷۰]

19 اهل الحجاز بعبقهم التاريخي

تصنیف: حسن عبد الحی قزاز مکی (پ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۸ء)

روز نامہ المدینة المنورة (سن اجراء ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) جو آج کل جدہ سے شائع ہوتا ہے جب کہ ابتدائی دور میں مدینہ منورہ سے شائع ہوتا تھا، یہ اخبار ہر بدھ کو ایک میگزین بنام ''الاربعاء'' شائع کرتا ہے۔ حسن قزاز نے مذکورہ بالا عنوان سے مضامین لکھنا شروع کیے جو اس میگزین میں شائع ہوتے رہے پھر قزاز نے انہیں جمع کر کے ان میں چند ابواب کا اضافہ کر کے اسے کتابی شکل دی، جس پر ایک ادیب محمد صادق دیاب نے تقدیم لکھی، پھر یہ ۱۹۹۴ء میں ۳۸۸ صفحات پر شائع ہوئی۔

یہ کتاب بنیادی طور پر علماء مکہ کا تذکرہ نہیں بلکہ حجاز مقدس کی ثقافتی تاریخ ہے، جس میں عصر حاضر کے حجازی باشندوں کے رہن سہن، عادات و اطوار، رسم و رواج کو بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ مصنف مکہ مکرمہ کے باشندہ ہیں، لہٰذا اس کا معتد بہ حصہ اسی شہر مقدس کی تہذیب اور باشندوں سے متعلق ہے۔ اس کے مختلف ابواب میں محلّہ کی اجتماعی سرگرمیاں، اس کا نمبرداری نظام، شادی کی رسومات، حج و زیارت مدینہ منورہ کے جلوس، صنعت و حرفت، کھیل اور فنون، استقبال رمضان اور عید منانا، اسلامی آداب، نظام تعلیم، اہم مدارس، صحافت اور تجارت کتب وغیرہ موضوعات پر لکھا گیا ہے۔

اس کے دو ابواب علماء حجاز کے تذکرہ پر مبنی ہیں، جن میں سے ایک کا عنوان ''**القضاء و الافتاء بمكة المكرمة**'' ہے، جس میں مکہ مکرمہ میں مفتی یا قاضی تعینات رہنے والے علماء کے حالات دیے گئے ہیں اور مصنف نے واضح کیا کہ یہ باب عمر عبد الجبار کی ''**سیر و تراجم**'' نیز ان کے دیگر مضامین سے ماخوذ ہے[۷۱] اس میں بارہویں صدی ہجری کے تین، تیرہویں صدی ہجری کے سات اور چودھویں صدی کے سینتالیس علماء مکہ کا تذکرہ ہے۔

دار العلوم سلطانیہ کالا دیو جہلم کے صدر مدرس مولانا مفتی علیم الدین نقشبندی نے اس باب سے فاضل بریلوی کے چھ خلفاء کے حالات کا اردو ترجمہ کیا، جو معارف رضا میں شائع ہوا، جن کے نام یہ ہیں:

قاضی شیخ اسعد دھان حنفی، قاضی علامہ سید ابو بکر بن سالم البار، قاضی شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد حنفی شہید، مفتی شیخ محمد صالح کمال حنفی، قاضی علامہ سید محمد مرزوقی ابو حسین حنفی، علامہ سید عبد اللہ دحلان شافعی۔[۷۲]

اس باب میں جن مزید علماء کے حالات ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

قاضی شیخ احمد ناضرین شافعی، قاضی شیخ احمد قاری ہندی مکی، قاضی شیخ علی بن صدیق کمال حنفی، مفتی شیخ عبد اللہ بن حمید حنبلی، شیخ عبد الحمید الخطیب۔ علاوہ ازیں مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی (م۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) و مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی کے خلیفہ قاضی و محدث حجاز و شیخ العلماء مکہ پروفیسر ڈاکٹر سید محمد بن علوی مالکی حسنی (پ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) کے حالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

اس موضوع پر کتاب کا دوسرا باب ''**اشهر القراء من الصحابة و من بعدهم**'' ہے، جسے مصنف کی گزارش پر ان کے کرم فرما ڈاکٹر

سید محمد بن علوی مالکی نے بطور خاص تحریر کیا' جس میں حجاز مقدس کے اہم قراء کے اسماء گرامی نیز ان میں سے بعض کے حالات اور فن تجوید پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس میں مولانا ضیاء الدین قادری مدنی کے ایک خلیفہ قاری شیخ احمد یاسین خیاری مدنی الازہری (م۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء) کے مختصر حالات بھی شامل ہیں۔

حسن عبد الحی قزاز حجاز مقدس کے اہم ادیب و صحافی اور صنعت کار ہیں' آپ ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۸ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے' ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء کو جدہ سے ہفت روزہ عرفات اور اگلے برس مکہ مکرمہ سے روز نامہ البلاد جاری کیا۔ چار سے زائد کتب تصنیف کیں' جن میں سے ایک کا انگریزی و فرنچ زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء کو جدہ میں ایک فیکٹری قائم کی۔[۷۳]

20 اكبر مجاهد فی التاريخ

تصنیف: ناظم مدرسہ صولتیہ شیخ محمد سلیم کیرانوی مکی

بانی مدرسہ مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی کے حالات و خدمات کا تذکرہ' مغربی نے اس کتاب سے اخذ کیا[۷۴] نیز مفتی سید شاہ حسین گردیزی چشتی نے شیخ محمد سلیم کیرانوی کی اردو تصنیف ''مجاہد معمار'' سے استفادہ اٹھایا[۷۵] جو اسی کتاب کا ترجمہ ہے اور یہ دونوں مطبوع ہیں۔

21 المدرسة الصولتية

تصنیف: پروفیسر ڈاکٹر احمد حجازی السقا الازہری

ابتدائی صفحات پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مفصل حالات اور پھر ان کے قائم کردہ مدرسہ صولتیہ کے نصاب نیز اس کی کارکردگی کے بارے میں بنیادی معلومات دی گئی ہیں۔ اس پر جامعہ الازہر قاہرہ کے تین اہم اساتذہ پروفیسر ڈاکٹر عوض اللہ

جاد حجازی' پروفیسر ڈاکٹر برکات عبد الفتاح اور پروفیسر محمود مصطفیٰ بدوی کی تقریظات درج ہیں اور یہ ۱۱۲ صفحات پر مصر سے شائع ہوئی۔[۷۶]

22 المدرسة الصولتية بمكة المكرمة

تصنیف: عبد العزیز سلیمان عوض الفقیہ

مدرسہ کے قیام ۱۲۹۲ھ سے لے کر ۱۴۱۲ھ تک کی تاریخ اور اس کا تجزیہ' ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے تحت لکھا گیا مقالہ جس پر ۱۴۱۵ھ میں ایم فل کی ڈگری جاری کی گئی۔[۷۷] غیر مطبوع

23 فيض الرحمن فی اسانيد و ترجمة شيخنا خليفة بن حمد آل نبهان

تصنیف: مسند العصر شیخ الروایۃ مدرس حرم و دار العلوم دینیہ مکہ مکرمہ شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء)

مدرس حرم ماہر فلکیات صاحب تصانیف عدیدہ شیخ خلیفہ نبہانی بحرینی مکی مالکی (م۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء) کے حالات و اسانید پر ان کے شاگرد کی تصنیف' صاحب تشنیف الاسماع نے اس کے مخطوط سے اخذ کیا[۷۸] اب مفقود الخبر و غیر مطبوع ہے۔

24 الوصل الراتی فی ترجمة و اسانيد الشهاب احمد المخللاتی

تصنیف: شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی

شیخ احمد مخللاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) دمشق میں پیدا ہوئے' پھر مکہ مکرمہ میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی وغیرہ علماء سے تعلیم پائی۔ بعد ازاں ہندوستان آئے اور مولانا عبد الباری لکھنوی فرنگی محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء) سے مختلف علوم حاصل کیے اور واپس مکہ مکرمہ جا کر مدرسہ احمدیہ قائم کیا' وہیں پر وفات پائی۔ یہ کتاب ان کے حالات و اسانید پر ان کے شاگرد کی تصنیف ہے۔ صاحب تشنیف الاسماع نے اس کے مخطوط سے استفادہ

اٹھایا[۷۹] اب مفقود الخبر و غیر مطبوع ہے۔

25 المسلك الجلی فی اسانید فضیلة الشیخ محمد علی

تصنیف: شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی

مفتی مالکیہ مدرس حرم دارالعلوم دینیہ کے صدر مدرس خاتمۃ المحققین صاحب تصانیف کثیرہ، فاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ محمد علی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات و اسانید پر ان کے شاگرد کی تصنیف جو ۱۳۷۳ھ سے قبل لکھی گئی اور ۶۲ صفحات پر مصر سے شائع ہوئی[۸۰]

26 مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان

تصنیف: شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی

محدث حرمین شریفین مدرس حرم و مسجد نبوی و صولتیہ و فلاح فاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ عمر حمدان محرسی مکی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات و اسانید نیز آپ کے مشائخ کے تذکرہ پر آپ کے شاگرد کی تصنیف جو تین ضخیم جلدوں پر مشتمل اور غیر مطبوع ہے[۸۱] اس کے مخطوط کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں، تاہم مصنف کے ورثاء یا دارالعلوم دینیہ کے کتب خانہ میں موجود ہونے کا امکان ہے۔

27 اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان

اختصار و ترتیب: شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی

مطمح الوجدان ایک ضخیم کتاب تھی، چنانچہ احباب کی گزارش پر مصنف نے خود ہی اتحاف الاخوان کے نام سے اس کا اختصار تیار کیا، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کی پہلی جلد کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۲ء میں قاہرہ سے اور دوسرا ۱۹۸۵ء میں دمشق سے شائع ہوا، جو ۲۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے آخری صفحات پر شیخ عمر حمدان کے حالات درج ہیں، جو تشنیف الاسماع سے ماخوذ ہیں۔ اس مطبوعہ جلد پر تین تقریظات موجود ہیں اور مقرظین کے اسماء یہ ہیں:

شیخ محمد بن عوض بن محمد بافضل سن تحریر ۱۳۶۴ھ، شیخ عید وصف محمد الازہری، شاعر حضرموت شیخ سید حسن بن عبد الرحمٰن سقاف، آخر الذکر دونوں منظوم تقریظات ہیں، اس کتاب کی دوسری جلد تا حال شائع نہیں ہوئی۔[۸۲]

28 تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة و السماع

تصنیف: شیخ محمود سعید ممدوح شافعی

شیخ محمد یاسین فادانی چودھویں صدی میں علم روایت کے امام تسلیم کیے گئے، آپ نے اس موضوع پر لاتعداد کتب تصنیف کر کے اس علم کو زندہ کیا۔ مختلف موضوعات پر آپ نے سو سے زائد تصنیفات یادگار چھوڑیں۔ شیخ فادانی نے مکہ مکرمہ کے اکابر علماء سے استفادہ کیا، نیز حرم مکی میں وارد ہونے والے عالم اسلام کے سینکڑوں مشاہیر علماء سے سند روایت حاصل کی، اس طرح آپ کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد چار سو سے تجاوز کر گئی۔ شیخ فادانی کے شاگرد شیخ محمود سعید ممدوح شافعی نے شیخ فادانی نیز ان کے اساتذہ کے حالات جمع کر کے یہ کتاب مرتب کی، جس کے دو نام ''تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة و السماع'' اور ''امتاع اولی النظر ببعض اعیان القرن الرابع عشر'' ہیں اور یہ اول الذکر نام سے مشہور ہے، جو ۶۰۲ صفحات پر شائع ہوئی، جس پر سن اشاعت درج نہیں، غالباً ۱۴۰۴ھ میں شائع ہوئی۔

شیخ ممدوح نے یہ کتاب ۱۴۰۳ھ کو قیام مکہ مکرمہ کے دوران تالیف کی اور اس میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، طائف، مصر، انڈونیشیا، پاکستان، ہندوستان، شام، عراق، یمن اور مراکش وغیرہ کے کل ۲۲۸ علماء کے حالات درج کیے، جن کا تعلق مختلف مکاتب فکر سے ہے۔ مصنف کے بقول مزید مشائخ کے حالات تک ان کی رسائی نہیں ہو سکی، آغاز میں خود شیخ فادانی کے حالات دیے گئے ہیں نیز خاتمة

المحدثین و الحفاظ عارف باللہ علامہ سید عبد العزیز غماری مراکشی شافعی شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء) کی تقریظ درج ہے۔
اس تذکرہ میں علماء مکہ مکرمہ میں سے جن کے حالات ہیں' ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

حاجی امداد اللہ کے مرید شیخ ابراہیم بن عبد اللہ دہلوی مکی (م۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء)' شیخ بہاؤ الدین افغانی قندھاری مکی' شیخ محمد سلیم کیرانوی مکی' شیخ عبد الرحمٰن بخش ہندی مکی' شیخ عبد الستار دہلوی مکی' شیخ عبد اللہ غازی' علامہ سید علوی بن عباس مالکی' علامہ سید ابو بکر بن سالم البار علوی حضرمی مکی شافعی' شیخ احمد ناضرین شافعی' مفتی شیخ محمد علی مالکی' مفتی شیخ عمر بن ابی بکر باجنید شافعی' محدث حرمین شریفین شیخ عمر حمدان محرسی مکی مدنی مالکی' علامہ سید محمد مرزوقی ابو حسین حنفی' عارف باللہ شیخ مختار بن عطارد تباوی جاوی مکی شافعی وغیرہم۔

علماء مکہ مکرمہ کے علاوہ عالم اسلام کے جن مشاہیر کے حالات اس تذکرہ میں درج ہیں ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں:

مدینہ منورہ سے عمدۃ العلماء شیخ عبد القادر شلبی طرابلسی مدنی حنفی' مدرس مسجد نبوی' صاحب تصانیف عدیدہ' شیخ الدلائل' **حسام الحرمین اور الدولۃ المکیۃ** کے مقرظ علامہ سید عباس بن محمد امین رضوان حسینی شافعی (م۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء)' مولانا محمد عبد الباقی لکھنوی مدنی' عارفہ کاملہ امۃ اللہ بنت شیخ عبد الغنی مجددی دہلوی مدنی (م۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)' شیخ الاسلام شاہ ابو الحسن زید فاروقی مجددی دہلوی ازہری (م۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء) کے دو اساتذہ' مصر کے مفتی اعظم صاحب تصانیف مفیدہ شیخ محمد بخیت مطیعی حنفی الازہری (م۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) جامعہ الازہر کے نامور استاد فلسفی اسلام صاحب تصانیف شیخ یوسف دجوی مالکی (م۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء)' صاحب تفسیر ضیاء

القرآن جسٹس پیر محمد کرم شاہ چشتی الازہری (م۱۹۹۸ء) کے استاد فقیہ حنفی محقق مؤرخ شیخ محمد بن احمد ابوزہرہ (م۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)' شام کے علماء میں سے مولانا ضیاء الدین قادری مدنی کے استاد محدث اعظم شام برکۃ الخلف علامہ سید محمد بدر الدین حسنی دمشقی شافعی (م۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) مراکش کے محدث کبیر علامہ سید محمد عبد الحی کتانی حسنی فاسی' محدث اعظم مراکش دو سو سے زائد کتب کے مصنف علامہ سید احمد بن محمد صدیق غماری حسنی (م۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء)' محدث اعظم صاحب تصانیف کثیرہ علامہ سید عبد اللہ بن محمد صدیق غماری (م۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء)' ترکی کے فقیہ حنفی محقق مؤرخ شیخ محمد زاہد کوثری نقشبندی مجددی (م۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء)' حضرموت یمن کے مفتی اعظم علامہ سید عبد الرحمٰن سقاف حسینی شافعی (م۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء)' انڈونیشیا سے مرشد السالکین شیخ فضلی بن سعید نقشبندی خالدی مجددی شافعی (م۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء) اور ہندوستان سے مولانا محی الدین اجمیری (م۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) وغیرہ متعدد علماء شامل ہیں۔[۸۳]

مصنف کتاب شیخ محمود سعید ممدوح قاہرہ کے باشندہ اور ان دنوں دبئی کی وزارت اوقاف میں خطیب تعینات ہیں۔ پاکستان سے آپ کی عربی تصنیف "**تنبیہ المسلم الی تعدی الالبانی علی صحیح مسلم**" لاہور سے شائع ہوئی نیز مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری (پ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) کے فرزند متعلم جامعہ الازہر علامہ ممتاز احمد سدیدی (پ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) نے آپ کی ایک تصنیف کا اردو ترجمہ کیا جو لاہور سے طبع ہوا۔ ان دنوں دبئی ٹیلی ویژن پر شیخ ممدوح کی تقاریر نشر ہوتی رہتی ہیں۔

29 الجواہر الحسان فی تراجم الفضلاء و الاعیان

تصنیف: مدرس مدرسہ صولتیہ و حرم شیخ زکریا بن عبد اللہ بیلا مکی

شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء)

چودھویں صدی ہجری کے علماء مکہ مکرمہ کا جامع تذکرہ[۸۴]' صاحب تشنیف الاسماع نے اس کے مخطوط سے اخذ کیا[۸۵] جو ان دنوں مکہ مکرمہ کے عالم ڈاکٹر عبد الوہاب ابوسلیمان (پ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۷ء) کی ملکیت[۸۶] اور زیر طبع ہے۔

30 اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للهجرة

تصنیف: جدہ کے مشہور تاجر شاعر و ادیب صحافی مؤرخ حجاز محمد علی مغربی (م۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء)

مغربی نے اولاً مشاہیر حجاز پر مضامین لکھنا شروع کئے' جو روزنامہ البلاد میں شائع ہوتے رہے' پھر آپ نے اس موضوع پر کتاب لکھنے کا عزم کیا اور سالہا سال کی محنت سے یہ ضخیم کتاب لکھ ڈالی' جس کی تمام جلدیں الگ الگ مختلف اوقات میں شائع ہوئیں۔ لندن وغیرہ شہروں سے شائع ہونے والے عربی روزنامہ ''الحیاة'' میں مغربی کی تصنیفات کے دیے گئے اشتہار[۸۷] نیز ڈاکٹر سعیدی کے بقول یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے[۸۸] جب کہ یہ کتاب راقم کے پیش نظر ہے اور چار جلدوں میں ہے' اس کی چوتھی جلد ۱۴۱۴ھ میں شائع ہوئی[۸۹] اور پوری کتاب ۱۵۴۸ صفحات کی ہے۔

اس کا عمومی موضوع چودھویں صدی کے حجاز مقدس کے مختلف شہروں مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' طائف' جدہ وغیرہ کی زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی مشہور شخصیات کے حالات کا بیان ہے' لیکن اس میں چند مشاہیر ایسے بھی ہیں جنھوں نے دیگر صدیوں میں وفات پائی' ان میں سے ایک نے بارہویں صدی جب کہ سات نے پندرہویں صدی یعنی گزشتہ چند برسوں میں وفات پائی' یوں یہ کتاب مجموعی طور پر چودھویں صدی ہجری کے مشاہیر حجاز کا تذکرہ ہے اور

اس میں کل ساٹھ شخصیات کے حالات درج ہیں۔

کتاب کی خصوصیات میں سے ہے کہ مصنف نے بہت سے چشم دید حالات بیان کیے نیز جن مشاہیر کے حالات قلم بند کئے' ان کی تصنیفات سے بھرپور استفادہ کیا جن میں سے بعض غیر مطبوع ہیں۔ اس میں مذکور شخصیات میں سے چند کے نام یہ ہیں:

مجلس شوریٰ کے رکن و میئر مکہ مکرمہ شیخ عباس قطان (م۱۳۷۰ھ /۱۹۵۱ء) جن کی سعی سے ولادت مصطفیٰ ﷺ کے مقام پر کتب خانہ بنام ''مکتبة مكة المكرمة'' اور ولادت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقام پر حفظ قرآن مجید کا مدرسہ قائم ہوا' قبل ازیں اہل نجد نے یہ مقامات ویران کر دیے تھے۔ محمد حسن عواد (م۱۴۰۰ھ /۱۹۸۰ء) جو اپنے دور میں حجاز مقدس کے سب سے بڑے اور جدت پسند شاعر' جو عمر بھر اکابر ادباء سے معرکہ آراء رہے۔ محمد علی زینل رضا (م۱۳۸۹ھ /۱۹۶۹ء) جدہ کے مشہور تاجر و مدارس فلاح کے بانی اور محمد علی ملتانی جو مکہ مکرمہ میں خیمہ بنانے والی اولین فیکٹری کے مالک و سماجی کارکن تھے۔ شیخ محمد ماجد کردی (م۱۳۴۹ھ /۱۹۳۱ء) مطبع ماجدیہ مکہ مکرمہ کے مالک جنھوں نے علماء اہل سنت کی متعدد کتب شائع کیں۔

علاوہ ازیں قاری شیخ احمد مکی ہندی' مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی مکی' علامہ شیخ احمد حضراوی ہاشمی شاذلی مکی' ادیب و صحافی محقق رکن مجلس شوریٰ محمد سعید عامودی' علامہ سید علوی بن عباس مالکی مکی حسنی' مفتی احناف شیخ عبد الرحمٰن سراج مکی اور ان کے فرزند مفتی احناف شیخ عبد اللہ سراج۔ آخر الذکر تین شخصیات پر مغربی کی اس تحریر کا ملخص اردو ترجمہ معارف رضا کراچی کے دو شماروں میں شائع ہوا۔

31 المصاعد الراوية

تصنیف: شیخ عبد الفتاح راوہ مکی شافعی (پ۱۳۳۴ھ /۱۹۱۶ء)

شیخ عبد الفتاح بن حسین راوہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے' مدرسہ فلاح و صولتیہ نیز مسجد حرم میں متعدد مشائخ سے تعلیم پائی اور ۱۳۵۷ھ سے مسجد حرم میں مدرس تعینات ہیں نیز فقہ و تاریخ وغیرہ موضوعات پر چند تصنیفات ہیں۔[۹۰]

موصوف نے اپنی اسانید و مرویات کے علاوہ اساتذہ کے مختصر حالات پر ۱۴۰۴ھ میں کتاب تصنیف کی جس کا پورا نام ''**المصاعد الراویة الی الاسانید و الکتب و المتون المرضیة و سیر تراجم**'' ہے' جو اسی برس ۴۶ صفحات پر قاہرہ سے شائع ہوئی اور اس میں شیخ محمد عربی تبانی الجزائری مکی' علامہ سید ابو بکر بن سالم البار' علامہ سید محمد امین کتبی حنفی' شیخ محمد نور سیف مالکی' شیخ احمد ناضرین شافعی' علامہ سید اسحاق عزوز شافعی' شیخ عمر حمدان محرسی' علامہ سید علوی بن عباس مالکی' مفتی شیخ محمد علی مالکی نیز مفتی شافعیہ مدینہ منورہ علامہ سید احمد بن اسماعیل برزنجی و محدث مراکش علامہ سید عبد اللہ صدیق غماری وغیرہ علماء کے حالات مذکور ہیں۔ شیخ راوہ نے مدرسہ خیاط میں قرآن مجید کی تعلیم پائی' اس نسبت سے مدرسہ کے بانی شیخ محمد یوسف خیاط کے حالات بھی درج کتاب کئے۔[۹۱]

32 التعلیم فی مکة و المدینة آخر العهد العثمانی

تصنیف: ڈاکٹر محمد عبد الرحمٰن شانخ عنزی (پ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء)

چودھویں صدی کے ابتدائی عشروں میں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں رائج تعلیمی ذرائع پر بحث' جو ۱۸۰ صفحات پر ریاض سے دو بار ۱۳۹۳ھ اور پھر ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی۔[۹۲]

33 نشر الریاحین فی تاریخ البلد الامین

تصنیف: مؤرخ حجاز ماہر انساب و آثار قدیمہ جغرافیہ داں کرنل ریٹائرڈ عاتق بن غیث بلادی مکی (پ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۲ء)

دو صدی قبل ہجرت سے لے کر مصنف کے دور تک یعنی گزشتہ سولہ صدیوں کے دوران مکہ کی تاریخ و جغرافیہ پر عربی میں کام کرنے والے دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے مؤرخین کا تذکرہ' یہ ۱۹۹۳ء میں تصنیف کی گئی اور ۱۹۹۴ء میں دو جلدوں اور ۸۸۴ صفحات پر شائع ہوئی۔ اس میں تقریباً ۲۸۵ مؤرخین و جغرافیہ داں افراد کے حالات درج ہیں اور پورا نام یہ ہے ''**نشر الریاحین فی تاریخ البلد الامین' تراجم مؤرخی مکة و جغرافیها علی مر العصور**'' اس میں چودھویں صدی یعنی ہمارے موضوع سے تعلق رکھنے والے متعدد علماء مکہ کے حالات موجود ہیں۔ جیسے مفتی شافعیہ علامہ سید احمد بن زینی دحلان' شیخ احمد بن ضیاء الدین بنگالی مکی' شیخ احمد جعفراوی ہاشمی' شیخ الخطباء و الائمہ شیخ عبد اللہ ابوالخیر مرداد حنفی شہید' علامہ سید عبد اللہ دحلان شافعی' مفتی حنابلہ شیخ عبد اللہ بن حمید' مفتی احناف شیخ محمد صالح کمال۔ علاوہ ازیں اس میں چند ایسی شخصیات کے حالات میں جن کا پیش نظر دیگر کتب میں سے کسی میں ذکر نہیں' جیسے حکیم مولوی محمد نعیم کیرانوی مکی (م۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) اور سابق وزیر اطلاعات مفکر اسلام ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی مکی (م۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) وغیرہ۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکی کے مفصل حالات اس وضاحت کے ساتھ شامل کتاب ہیں کہ گو آپ مؤرخ نہیں تھے لیکن حق یہ ہے کہ آپ ان شخصیات میں سے ہیں جن کے دم قدم سے تاریخ تشکیل پائی۔ اسی طرح شیخ الخطباء و الائمہ احمد ابوالخیر مرداد حنفی مکی کے حالات بھی شامل ہیں جو مؤرخ نہیں تھے۔ اس کا سبب یہ بتایا کہ مرداد خاندان کی مکہ مکرمہ میں علمی خدمات صدیوں پر محیط ہیں لہٰذا اس خاندان کے ایک سربراہ وقت کا تذکرہ بھی مناسب ہو گا۔[۹۳]

اس کتاب میں مستشرقین کے مکہ مکرمہ پر کئے گئے کام کا احاطہ

نہیں کیا گیا جیسے کرسٹن سنوک ہر گرونیہ (م۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء) جن کی ایک تصنیف ''مكة المكرمة فى نهاية القرن الثالث عشر الهجرى'' کا عربی ترجمہ دو جلدوں میں ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء میں مکہ مکرمہ سے شائع ہوا اور قبل ازیں ایک اور کتاب ''مكة المكرمة منذ مائة عام'' لندن سے ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی[۹۴] علاوہ ازیں مکہ مکرمہ کی تاریخ و جغرافیہ پر مختلف جامعات میں ہونے والے کام کا بھی مصنف نے جزوی طور پر ذکر کیا' جیسا کہ قاہرہ کی جامعہ عین شمس کے تحت ''مدينتا الحجاز مكة و المدينة فى العصر الجاهلى و عصر الرسول'' کے عنوان سے احمد ابراہیم شریف کا تحریر کردہ مقالہ جس پر انہیں ۱۹۶۳ء میں ایم فل کی سند جاری کی گئی' پھر یہ مقالہ ''مكة و المدينة فى الجاهلية و عهد الرسول'' کے نام سے ۱۹۸۵ء میں قاہرہ سے کتابی صورت میں شائع ہوا' بلادی نے ان کے حالات شامل کتاب نہیں کئے' اسی طرح یہ حسن عبد الحی قزاز کے ذکر سے بھی خالی ہے۔

34 **هديل الحمام فى تاريخ البلد الحرام**

تصنیف: کرنل عاتق بن غیث بلادی مکی

اوائل دنیا سے اب تک کے شعرائے مکہ کے حالات اور نمونہ کلام کا مجموعہ جس میں ۳۸۳ شعراء کا تذکرہ ہے۔ سن تصنیف ۱۹۹۴ء' سن اشاعت ۱۹۹۶ء' چار جلد اور ۱۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں جن شخصیات کے حالات ہیں' ان میں سے چند نام حسب ذیل ہیں:

شیخ احمد حضراوی ھاشمی' علامہ سید علوی بن عباس مالکی' فقیہ مکہ قاضی نعت گو شاعر جنہوں نے قصیدہ بردہ کی تضمین لکھی' شیخ ابراہیم فطانی (م۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء)' ابراہیم بن ھاشم فلالی مکی (م۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء) اور شاعر طیبہ حسان العصر شیخ محمد ضیاء الدین صابونی حلبی مکی (پ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء)۔[۹۵]

مصنف نے مفتی اعظم ہند کے خلیفہ علامہ سید محمد امین کتبی حسنی مکی (م۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء) کے حالات درج نہیں کیے حالانکہ آپ مشہور شاعر تھے اور آپ کا نعتیہ دیوان مطبوع ہے۔[۹۶]

35 **الاسرة القرشية اعيان مكة المحمية**

تصنیف: ابو هشام عبد الله بن عباس بن صديق مكى (پ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۷ء)

اس کا عمومی موضوع آج کے مکہ مکرمہ میں آباد خاندان قریش کی اہم شخصیات کے حالات ہیں' یوں اس خاندان سے تعلق رکھنے والے متعدد علماء کرام کے مختصر حالات بھی شامل کتاب ہیں' جیسے علامہ سید احمد بن زینی دحلان و ڈاکٹر علامہ سید محمد بن علوی مالکی حسنی وغیرہ۔ اور ۳۶۸ صفحات پر مشتمل اس کا واحد ایڈیشن ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء میں دار تہامہ جدہ نے شائع کیا۔[۹۷]

36 **نور النبراس**

تصنیف: محدث حجاز علامہ سید محمد بن علوی حسنی مالکی (پ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

امام و خطیب حرم مفتی قاضی علامہ سید عباس بن عبد العزیز مالکی (م۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء) کی اسناد و مرویات پر ان کے پوتے کی اہم تصنیف جس کے ابتدائی تیس صفحات پر آپ کے حالات درج ہیں' نیز حلب کے عالم شیخ احمد محمد سردار (م۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء) کی تقدیم موجود ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۵ء میں ۲۲۳ صفحات پر شائع ہوئی اور اس کا مکمل نام ''نور النبراس فى التعريف باسانيد و مرويات الجد السيد عباس'' ہے۔[۹۸]

37 **العلامة السيد علوى بن عباس مالكى**

تصنیف: محدث حجاز علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی

امام و مدرس حرم علامہ سید علوی بن عباس مالکی (م۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)
نیز ان کے اساتذہ و مشائخ کے حالات پر ان کے فرزند کی جامع تصنیف
جو زیر تدوین ہے[۹۹] کتاب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

38 الطالع السعید

تصنیف: محدث حجاز علامہ سید محمد بن علوی مالکی کی اسانید و مرویات
کا مجموعہ، جس کے آغاز میں اپنے مختصر حالات درج کئے۔ ۱۱۴ صفحات پر
مشتمل اس کتاب کے دو سے زائد ایڈیشن شائع ہوئے۔ مصنف جلیل
نے سلسلہ رضویہ قادریہ میں مولانا ضیاء الدین مدنی سے خلافت پائی اور
اس کی سند کتاب ہذا میں درج کی۔[۱۰۰]

39 المالکی عالم الحجاز

تصنیف: مؤرخ جغرافیہ داں ادیب زہیر محمد جمیل کتبی مکی
(پ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء)

علامہ سید محمد بن علوی مالکی حفظہ اللہ کے حالات و خدمات اور افکار پر
مفصل کتاب جسے ۱۹۹۴ء میں عربی کے کثیر الاشاعت و قدیم ترین اخبار
روز نامہ ''الاھرام'' قاہرہ نے ۴۰۷ صفحات پر اپنے مطبع میں طبع کیا۔
مصنف نے اس کا انتساب اپنے استاد مفکر اسلام علامہ پروفیسر محمد احمد
جمال مکی کے نام کیا۔ ایک باب میں آپ کی اسناد اور مشائخ کا ذکر
کرتے ہوئے آپ کا شجرۂ طریقت رضویہ قادریہ دیا گیا۔ ایک اور
باب کا عنوان ''مجدد فی الاسلام'' قائم کر کے اس میں کہا گیا کہ
بے شک سید محمد بن علوی مالکی پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ کتاب
کے مختلف صفحات پر آپ کو جن القاب و صفات سے یاد کیا ان میں سے
چند یہ ہیں:

فضیلة السید الدکتور، العالم العلامة الفقیه، ادیب و مرب فاضل
فیلسوف و مفکر، حجة فی الامور الدینیة، علمه نافع، احد اعلام

علماء المسلمین و مفاخرهم، حجة الاسلام و رائد علماء المسلمین
فی البیت الحرام فی العصر الراهن، امام کبیر و شیخ جلیل، داعیة
مفوّه من دعاة الدین و الشرعة، حبیب الجماهیر خطیبا و واعظا و
داعیه الی و محبا صادقا فی حبه لله و لرسوله و لآل بیت الرسول و
للمسلمین، الاستاد و المدرس و المحاضر و المفتی فی المسجد
الحرام و فی المسجد النبوی، عالم متمکن، مجادل قوی الحجة،
بلیغ الاسلوب، زینة المجالس و فخر المحافل، عالم بالشریعة و
عالم باللغة و آدابها و عالم بعلوم القرآن الکریم کافه، و عالم باصول
الفقه و اصول الحدیث، محقق التراث الاسلامی، شیخ جلیل و مفکر
کبیر، استاذ مرشد، شیخ العصر، مجاهد فی سبیل الله و الحق، صورة
لا تتکرر فی عصرنا، معجزة من معجزات العصر، بطل من ابطال
الاسلام، مجدد الاسلام حقا، عابدا زاهدا، آمراً بالمعروف و ناهیا
عن المنکر، عارف بالله، ادیب متمکن بلیغ۔

آخری صفحات پر زہیر کتبی کی بیالیس تصنیفات کی فہرست اور ان
میں سے چار کے انگریزی تراجم کی اطلاع دی گئی ہے۔ مصنف کا پتہ:
پوسٹ بکس نمبر ۹۰۶۸ مکہ مکرمہ، فون: ۵۳۶۶۶۱۱-۰۲-۔[۱۰۱]

40 رجال من مکة المکرمة

تصنیف: شیخ زہیر محمد جمیل کتبی مکی

چار ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کتاب کی ابتدائی تین جلدیں مختلف
اوقات میں بالترتیب ۱۴۱۰ھ، ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۲ھ میں شائع ہوئیں۔ اس کی
تیسری جلد ۳۷۶ صفحات پر مشتمل اور اس میں بارہ مشاہیر مکہ کے
حالات نیز مکہ مکرمہ کے سابق میئر محمد عمر توفیق کی تقدیم درج ہے۔
مصنف نے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی مکہ مکرمہ
کی مشہور شخصیات کے انٹرویوز کئے پھر دیگر ذرائع سے ان کے حالات

جمع کئے اور یہ کتاب مرتب کی۔ مذکورہ جلد میں جن مشاہیر کا تذکرہ ہے' ان میں یہ نام شامل ہیں:

فقیہ مکہ و نعت گو شاعر شیخ ابراہیم بن داؤد فطانی' مصنف کے چچا مدرس حرم قاضی شیخ محمد نور کتبی فیض آبادی مکی (م۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)' ناظم مدرسہ فلاح رکن مجلس شوریٰ عقائد و معمولات اہل سنت کی توضیح و تشریح پر متعدد کتب کے مصنف علامہ سید اسحاق عزوز (م۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء)' مجلس شوریٰ کے نائب صدر شیخ سید صادق بن عبد اللہ دحلان (پ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) جن کے خاندانی پس منظر کے ضمن میں علامہ سید احمد بن زینی دحلان شافعی اور علامہ سید عبد اللہ دحلان شافعی کے حالات بھی درج ہیں۔[۱۰۲]

41 احمد محمد جمال رجل الفکر و الدعوة

تصنیف: شیخ زہیر محمد جمیل کتبی مکی

شیخ احمد محمد جمال (م۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء) نے دینی تعلیم مسجد حرم میں علامہ سید علوی بن عباس مالکی کے حلقہ درس میں حاصل کی' پھر مجلس شوریٰ' رابطہ عالم اسلامی' فقہ اکیڈمی کے رکن' اخبار حراء کے ایڈیٹر اور مکہ مکرمہ و جدہ کی جامعات میں بلا معاوضہ پروفیسر تعینات رہے۔ چالیس سے زائد کتب تصنیف کیں' جن میں ''من کشمیر الی فلسطین و خطر الصهیونیة الصلیبیة علی الاسلام'' وغیرہ کتب شامل ہیں۔ پاکستان کا دورہ کیا' قاہرہ میں وفات پائی اور مکہ مکرمہ میں دفن کئے گئے' ان کے حالات پر ان کے شاگرد کی تصنیف جو ۱۴۱۴ھ میں ۲۵۴ صفحات پر شائع ہوئی۔

42 احمد محمد جمال رجل قضیة الاسلام

شیخ احمد محمد جمال کی وفات پر عرب دنیا کے ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والے تعزیتی بیانات' تاثرات و مضامین' قصائد و مراثی کو ان کے

فرزندان نے جمع کر کے اس کتاب کی شکل دی جو ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء میں ۵۴۴ صفحات پر شائع ہوئی۔ اس میں ایک سو آٹھ افراد کی نثری تحریریں اور سولہ شعراء کا کلام جمع کیا گیا ہے۔[۱۰۳]

شیخ احمد محمد جمال کی شخصیت پر مزید دو کتب محمد علی جفری کی ''الادیب المکی احمد محمد جمال'' اور محسن احمد باروم وغیرہ کی ''احمد محمد جمال الداعیة المفسر الادیب'' ۱۴۱۵ھ میں بالترتیب جدہ و مکہ مکرمہ سے شائع ہوئیں۔[۱۰۴]

43 الشیخ محمد نور رائد التعلیم فی الامارات

تصنیف: شیخ ابراہیم محمد بوملحہ

شیخ محمد نور بن سیف بن ہلال فہیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) دبئی میں پیدا ہوئے' پھر خاندان سمیت ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے جہاں مدرسہ فلاح میں تعلیم پائی' بعد ازاں اسی مدرسہ نیز مسجد حرم میں مدرس رہے۔ اسی دوران دبئی میں واقع مدرسہ فلاح و مدرسہ احمدیہ سے وابستہ رہے اور وہاں تعلیم کے شعبہ میں نمایاں خدمات انجام دیں' مکہ مکرمہ میں وفات پائی' یہ کتاب دبئی میں انجام دی گئی آپ کی خدمات کا احاطہ کرتی ہے' جو ۱۹۹۲ء میں دبئی سے ہی شائع ہوئی[۱۰۵] شیخ محمد نور سیف نے مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خلافت پائی۔

44 محمد طاہر الکردی الخطاط' حیاته و آثاره

تصنیف: ڈاکٹر عبد اللطیف دہیش مکی (پ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء)

شیخ محمد طاہر کردی مکی شافعی (م۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء) نامور خطاط' مؤرخ و مفسر تھے۔ متعدد تصنیفات یادگار چھوڑیں' جن میں ''تبرک الصحابة بآثار رسول الله ﷺ و بیان فضله العظیم'' جس کے دو ایڈیشن قاہرہ سے شائع ہوئے نیز متعدد کتب طبع ہوئیں۔ آپ کے

حالات پر یہ کتاب آپ کی وفات کے بعد ریاض سے شائع ہوئی۔[۱۰۶]

آپ کے والد شیخ عبد القادر کردی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۶۵ھ) نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔

45 المدرسون فی الحرم المکی الشریف

تصنیف: علامہ سید محمد بن مساعد حسنی مکی (پ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء)

پانچویں سے پندرہویں صدی ہجری تک مسجد حرم میں مدرس تعینات رہنے والے علماء کے حالات نیز تدریسی خدمات کا تذکرہ' مصنف نے اپنی ایک اور کتاب ''قصص المکیین'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اشاعت کے لئے تیار ہے۔ مصنف کا پتہ: پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۱۰ مکہ مکرمہ فون ۵۲۴۴۶۳۷۱۔[۱۰۷]

46 الدور التربوی و الثقافی لمدارس الفلاح

تصنیف: سعید محمد مثنی عمری

جدہ کے ایک علم دوست تاجر محمد علی زینل رضا (م۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) نے مکہ مکرمہ' جدہ' بحرین' عدن اور بمبئی میں الفلاح نام کے دینی مدارس قائم کئے[۱۰۸] ان مدارس کی تاریخ و تجزیہ پر سعید عمری نے مقالہ ''الدور التربوی و الثقافی لمدارس الفلاح فی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ و خارجھا منذ انشاء ھا عام ۱۳۲۳ھ الی عام ۱۳۷۳ھ'' لکھا' جس پر ۱۴۱۵ھ میں ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ نے انہیں ایم فل کی سند جاری کی۔[۱۰۹] غیر مطبوع

47 الجواھر الثمینۃ

تصنیف: مؤرخ محقق شیخ محمد بن عبد اللہ الرشید حنفی (پ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)

تیرہویں صدی ہجری کے آغاز سے لے کر اب تک کے مکہ مکرمہ

اور مدینہ منورہ کے علماء و ادباء کا تذکرہ' کتاب کا مکمل نام ''الجواھر الثمینۃ بتراجم علماء و ادباء مکۃ و المدینۃ من عام ۱۳۰۰ھ'' ہے اور مصنف نے اپنی دوسری کتاب ''امداد الفتاح'' میں اس کے زیر اشاعت ہونے کی اطلاع دی ہے۔ مصنف کا پتہ: مکتبہ امام شافعی' پوسٹ بکس ۱۳۴۹۸' ریاض' فون: ۴۱۱۸۱۱۲۔[۱۱۰]

48 علماء من مکۃ المکرمۃ

تصنیف: انس یعقوب ابراہیم کتبی مدنی (پ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)

ابھی تک شائع نہیں ہوئی' مصنف نے اپنی دوسری کتاب ''من اعلام ارض النبوۃ'' میں اس کے مخطوط کی اطلاع دی ہے۔ مصنف کا پتہ: پوسٹ بکس ۳۷۵ مدینہ منورہ' فون: ۸۴۸۴۰۳۹۔[۱۱۱]

49 الشیخ نووی الجاوی المکی

تصنیف: علامہ سید ابو بکر باذیب حضرمی مقیم جدہ

جشن میلاد و تصوف وغیرہ موضوعات پر ۳۵ سے زائد کتب کے مصنف' فقیہ شافعی مفسر صوفی مدرس شیخ محمد نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) کی خدمات کا تذکرہ' تقریباً سو صفحات' غیر مطبوع

50 اعلام المکیین

تصنیف: ادیب و شاعر افسانہ نگار صحافی محقق محمد سعید عامودی مکی (م۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء)

مشاہیر مکہ مکرمہ کا تذکرہ[۱۱۲] غیر مطبوع' مخطوط کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں۔

51 اعلام المکیین

تصنیف: مکتبہ حرم مکی کے سابق نگران اعلیٰ شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن معلمی (پ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء)

دو جلد ۱۲۱۰ صفحات پر مشتمل ۲۰۰۰ء میں شائع ہونے والی یہ ضخیم

کتاب اس موضوع پر تازہ ترین کتاب ہے جس میں صاحب العقد الثمین مؤرخ مکہ و محدث جلیل علامہ سید تقی الدین فاسی مکی حسنی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سن وفات ۸۳۲ھ سے لے کر ۱۳۹۹ھ تک کی پانچ صدیوں کے مشاہیر مکہ مکرمہ بلاامتیاز مرد و خواتین کے حالات درج ہیں۔ اور یہ ۱۵۲۲ مشاہیر کا تذکرہ ہے، جن میں علماء و مشائخ کی تعداد سب سے زیادہ ہے، ان میں مقامی علماء کرام کے علاوہ اس دوران عالم اسلام سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ آنے والے نیز وہاں کچھ عرصہ مقیم رہ کر تعلیم و تعلم میں مصروف رہنے والے علماء کے حالات بھی شامل کئے گئے ہیں، جیسا کہ سندھ کے مشہور فقیہ و محدث مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۱۷۴ھ/۱۷۶۰ء) جو حج و زیارت کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے تو مکہ مکرمہ میں اکابر علماء سے اخذ کیا۔

مکہ مکرمہ کے مشاہیر امراء و حکام کے حالات کو کتاب میں جگہ نہیں دی گئی جس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ ان کے حالات دیگر مصنفین کی متعدد مشہور کتب میں درج ہیں لہٰذا یہاں تکرار کی حاجت نہیں لیکن ہماری رائے میں ان کے ترک کرنے کی یہ وجہ نہیں جو مصنف نے بیان کی، اس لئے کہ اعلام المکیین میں جن سینکڑوں مشاہیر مکہ کے حالات شامل کئے گئے ہیں، ان سب کے حالات بھی تو دیگر کتب میں موجود ہیں۔ عبد اللہ معلّمی نے مقدمہ کتاب میں اس کا اعتراف یوں کیا ہے:

"میں نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ ان مشاہیر کے حالات دیگر کتب سے نقل کئے اور اگر یہ مختصر تھے تو انہیں جوں کا توں نقل کر لیا، اگر طویل تھے تو انہیں مختصر کر کے شامل کتاب کیا"۔

نویں سے چودھویں صدی ہجری تک کے امراء و حکام مکہ کے حالات اس میں شامل نہ کئے جانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان صدیوں میں مکہ مکرمہ سمیت پورے حجاز مقدس پر ترکی کے عثمانی خاندان کی حکمرانی تھی جو حنفی المذہب اور اہل سنت و جماعت تھے، لہٰذا عثمانی حکمرانوں سے عداوت اور اہل سنت سے تعصب کی بنا پر انہیں دانستہ نظر انداز کیا گیا۔ معلوم رہے کہ عثمانی دور کے امراء مکہ کے حالات و خدمات پر دو کتب اہم ہیں۔ ایک مکہ مکرمہ کے ہی عالم جلیل علامہ سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی "**خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام من زمن النبی ﷺ الی وقتنا ھذا بالتمام**" جو ۱۳۰۵ھ میں قاہرہ، ۱۳۱۱ھ میں مکہ مکرمہ اور ۱۴۰۰ھ میں بیروت سے شائع ہوئی اور دوسری شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی "**امراء مکہ المکرمہ فی العہد العثمانی**" جس کا خلیل علی مراد نے ترکی زبان سے عربی ترجمہ کیا جو ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا۔[۱۱۳]

شیخ عبد اللہ معلّمی نے کتابِ ترتیب دیتے ہوئے بعض مقامات پر اغلاط کو جنم دیا، جیسا کہ مدرسہ صولتیہ کے بانی مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی کے حالات میں لکھا کہ آپ نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کا فارسی ترجمہ کیا جب کہ یہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی تصنیف ہے، جس کا مولانا کیرانوی نے فارسی سے عربی ترجمہ کیا اور مولانا احمد بنگالی مہاجر مکی کے بارے میں لکھا کہ آپ نے ۱۰۰۰ھ کے بعد وفات پائی، جب کہ آپ چودھویں صدی کے عالم، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ و فاضل بریلوی کی دو تصنیفات کے مقرظ ہیں۔ علاوہ ازیں معلّمی نے فاضل بریلوی کی تین کتب کے مقرظ شیخ محمد حسین بن یوسف خیاط مکی شافعی کے حالات دو بار درج کر دیے۔

اعلام المکیین کو الفرقان اسلامک ہرٹیج فاؤنڈیشن نے شائع کیا جس کا صدر دفتر لندن میں ہے۔ یہ ادارہ اب تک مختلف اسلامی علوم پر انتہائی اہم کتب کو زیور طباعت سے آراستہ کر چکا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے' اس کا دائرہ عمل پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ سعودی عرب کے سابق وزیر پٹرول احمد زکی یمانی مکی (پ ۳۰ جون ۱۹۳۰ء) اس کے سربراہ ہیں۔

عبد اللہ معلمی نے مشاہیر مکہ مکرمہ کے موضوع پر لکھی گئی دیگر مصنفین کی تمام کتب بالخصوص نظم الدرر' نثر الدرر' مختصر نشر النور اور سیر و تراجم میں درج لگ بھگ تمام علماء و عالمات کے حالات اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔[۱۱۴]

شخصیات مکیة

علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر رسائل و کتب کے علاوہ سعودی عرب بالخصوص صوبہ حجاز مقدس کے اخبارات و مجلات میں مختلف اہل قلم کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں' ان اہل قلم نیز ان کی تحریروں کا یہاں پر ذکر معلومات سے خالی نہ ہو گا۔ مکہ مکرمہ کے روزنامہ الندوة سے وابستہ ایک صحافی فاروق باسلامہ نے اس شہر مقدس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مشاہیر پر مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا' جو شخصیات مکیہ کے مستقل عنوان سے ہر جمعرات کو مذکورہ اخبار میں شائع ہوتے رہے' ان میں سے چھ مضامین راقم السطور کی نظر سے گزرے جن کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:

- علوی المالکی' شمارہ ۱۳ رجب ۱۴۱۸ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء
- محمد سعید العامودی' ۲۷ رجب ۱۴۱۸ھ / ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء
- محمد صالح قزاز' ۱۱ شعبان ۱۴۱۸ھ / ۱۱ دسمبر ۱۹۹۷ء
- احمد ابوباشا' ۱۸ شعبان ۱۴۱۸ھ / ۱۸ دسمبر ۱۹۹۷ء

- الشیخ علی بکر الکنوی' ۲۵ شعبان ۱۴۱۸ھ / ۲۵ دسمبر ۱۹۹۷ء
- صالح احمد المیر ابی' ۲ رمضان ۱۴۱۸ھ / یکم جنوری ۱۹۹۸ء

خیال ہے کہ گزشتہ چند عشروں میں وفات پانے والے ان مشاہیر مکہ پر فاروق باسلامہ کے یہ منتشر مضامین ''شخصیات مکیة'' کے نام سے ہی کتابی صورت میں شائع ہوں گے' لیکن راقم کی ناقص معلومات کے مطابق یہ مرحلہ ابھی طے نہیں ہوا۔ مصنف کا پتہ: روزنامہ الندوہ پوسٹ بکس ۵۸۰۳ مکہ مکرمہ' فون ۵۲۰۰۱۱۱' فیکس: ۵۲۰۳۰۵۵

ماھنامه المنهل جده

شیخ عبد القدوس انصاری مدنی[۱۱۵] کے جاری کردہ اس رسالہ میں جو پہلے مدینہ منورہ پھر مکہ مکرمہ اور اب جدہ سے شائع ہو رہا ہے' اس میں چودھویں صدی ہجری کے علماء مکہ مکرمہ پر مختلف اہل قلم کے متعدد مضامین شائع ہوئے۔ المنہل کے اجراء ۱۹۳۷ء سے ۱۹۸۱ء تک کے شماروں کا اشاریہ یکجا شائع ہو چکا ہے' جس میں مذکور ایسے چند مضامین کے کوائف یہ ہیں:

- الشیخ محمد المرزوقی ابو حسین' شمارہ فروری ۱۹۴۶ء' صفحہ ۱۲۹-۱۳۴' بقلم عبد القدوس انصاری
- علماؤنا المعاصرون' السید صالح شطا' اگست ۱۹۴۸ء' صفحہ ۴۰۶-۴۰۹' عبد القدوس انصاری
- علماؤنا المعاصرون' عبد الوهاب الدهلوی' جون ۱۹۴۸ء' صفحہ ۳۲۳-۳۲۶' عبد القدوس انصاری
- علماؤنا المعاصرون' محمد علی مالکی' جولائی ۱۹۴۸ء' صفحہ ۳۵۵-۳۵۸' عبد القدوس انصاری
- الشیخ احمد بن علی النجار' اگست ۱۹۶۰ء' صفحہ ۵۳-۵۴' عمر عبد الجبار

۞ بطل فی صورة سائح، عبد اللہ صدقہ المکی، فروری ۱۹۴۷ء، صفحہ ۱۱۵-۱۱۸، ع۔ع۔خ

۞ علماؤنا المعاصرون الراحلون، ستمبر ۱۹۴۶ء، صفحہ ۴۵۹-۴۶۰، شیخ عبد اللہ غازی[۱۱۶]

علاوہ ازیں المنہل کے جو شمارے راقم کی نظر سے گزرے ان میں درج بعض مضامین بھی لائق ذکر ہیں:

۞ الحفل السنوی لختم الکتب بالمدرسة الصولتیة، مارچ ۱۹۷۵ء، صفحہ ۲۲۲-۲۲۴، شیخ سعد عبد اللہ ملیص

۞ المدرسة الصولتية و جهاد قرن من الزمان، دسمبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۵۲-۱۶۶، شیخ مسعود بن سلیم کیرانوی مکی

۞ وفیات الاعیان، الشیخ حامد عبد اللہ القاری، اپریل ۱۹۷۶ء، صفحہ ۲۹۵-۲۹۶، شیخ ماجد بن مسعود کیرانوی مکی

۞ تراجم العلماء عبد الحمید قدس العالم الشاعر، اکتوبر ۱۹۷۸ء، صفحہ ۷۸۷-۷۸۹، محمد علی قدس

ماهنامه العرب ریاض

مؤرخ و جغرافیہ داں صحافی و نقاد شیخ حمد الجاسر[۱۱۷] کے عربوں کے تاریخی ورثہ پر جاری کردہ اس رسالہ میں علماء مکہ مکرمہ کے حالات و خدمات پر چند مضامین شائع ہوئے۔ اس کے اجراء ۱۳۸۶ھ سے ۱۴۰۹ تک کے شماروں کا اشاریہ طبع ہو چکا ہے، جس کی مدد سے ایسے مضامین کے بارے علم ہوتا ہے:

۞ احمد زینی دحلان، شمارہ مئی ۱۹۷۱ء، صفحہ ۸۶۴-۸۷۳، بقلم ڈاکٹر علی جواد طاہر

۞ مؤرخو الطائف و مؤلفاتهم، الشیخ احمد الحضراوی، نومبر ۱۹۶۷ء، صفحہ ۱۱۲-۱۱۳، محمد سعید کمال

۞ مؤرخو الطائف و مؤلفاتهم، عبد الستار الدهلوی المکی، نومبر ۱۹۶۷ء، صفحہ ۱۱۴، محمد سعید کمال

۞ مؤرخو مدينة جده، الشیخ احمد بن محمد الحضراوی، دسمبر ۱۹۶۷ء، صفحہ ۲۰۰-۲۰۲، حمد الجاسر۔[۱۱۸]

اس تحریر کے اختتام سے قبل اس موضوع پر ایک عمومی نظر ڈالنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ چودھویں صدی ہجری کے علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی میں بہت کچھ لکھا گیا اور یہ سلسلہ جاری ہے لیکن اس دوران ہونے والے تصنیف و تالیف کے کام میں مجموعی طور پر دو نوعیت کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اول یہ کہ بعض علماء کے حالات سرے سے کسی کتاب میں درج ہی نہیں کئے گئے مثلاً تقدیس الوکیل کے مقرظ مفتی حنابلہ شیخ خلف بن ابراہیم عنزی مکی[۱۱۹] اور فتاویٰ الحرمین کے مقرظین میں سے شیخ تفضل الحق ہندی مکی، شیخ غلام مصطفیٰ مہاجر مکی، شیخ آدم بن جبرتی، شیخ عبد الرزاق بن عبد الصمد قادری حنفی، شیخ عبد الوهاب بن عبد الصمد قادری حنفی، شیخ حافظ عبد اللطیف قادری اور فاضل بریلوی کے مکی خلفاء علامہ سید اسماعیل بن خلیل، علامہ سید مصطفیٰ بن خلیل، شیخ بکر رفیع، علامہ سید سالم بن عید روس البار علوی حضرمی مکی، علامہ سید علوی بن حسن الکاف حضرمی، شیخ عبد القادر کردی اور ان کے فرزند شیخ عبد اللہ کردی رحمھم اللہ تعالیٰ اجمعین اور دوم یہ کہ مصنفین نے جن علماء کے حالات اپنی کتب میں درج کئے انہیں مختصر بنیادی کوائف کے بیان تک ہی محدود رکھا، ان علماء کے افکار و نظریات نیز ان کے احوال و آثار کی تفصیلات کو ترک کر دیا۔ اس اختصار کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات مختصر نشر النور میں دس سطور، اعلام المکیین میں آٹھ اور نظم الدرر میں محض سات سطور پر مشتمل ہیں اور

صاحب اعلام المکیین نے شیخ الاسلام علامہ احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ جیسے کثیر التصانیف و جلیل القدر عالم کو فقط ایک صفحہ دیا۔ اس طرح سینکڑوں علماء و مشائخ کے نام تو ان کتب کے توسط سے تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہو گئے لیکن عام قاری ان کی خدمات اور منہج پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ اس دوران مکہ مکرمہ تین حکومتوں کے ادوار سے گزرا، جب چودہویں صدی کا سورج طلوع ہوا تو اس شہر مقدس پر ترکی کے عثمانی خاندان کی حکمرانی تھی، پھر تیسرے عشرہ میں اردن کے موجودہ ھاشمی شاہی خاندان نے مملکت حجاز قائم کر لی، جو ایک عشرہ بھی مکمل نہ کر پائی تھی کہ درعیہ نجد کے السعود خاندان نے قبضہ کر لیا۔ عثمانی اور پھر ھاشمی حکمران اہل حجاز کی طرح مسلک اہل سنت پر عمل پیرا تھے جب کہ ان کے برعکس السعود نے وھابیت کا علم بلند کیا اور بزور قوت اپنے عقیدہ کی تبلیغ و اشاعت شروع کی، چنانچہ تصوف و صوفیاء کا نام لینا جرم اور مسلک اہل سنت کا اظہار گناہ ٹھہرا، اس شدت کا اثر مصنفین کے قلم تک پہنچا اور حقائق کو سامنے لانا دشوار ہو کر رہ گیا۔ لہٰذا اس صدی کے مشاہیر مکہ مکرمہ پر گو کہ بکثرت کتب لکھی گئیں لیکن یہ موضوع ابھی تک ادھورا اور مصر و پاکستان، تیونس و مراکش وغیرہ عالم اسلام کی جامعات و سواد اعظم کے تعلیمی و اشاعتی اداروں نیز دیگر اہل علم کی توجہ کا طالب ہے۔

❁❁❁❁❁

حوالہ جات و حواشی

۱۔۔۔ **فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة**، ڈاکٹر عبد الوھاب ابو سلیمان مکی وغیرہ، دس اہل علم نے مل کر مرتب کی، طبع اول ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ ۳۶۰ تا ۳۶۱

۲۔۔۔ **اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للهجرة**، محمد علی مغربی، جلد سوم، طبع اول ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء، مطبع مدنی قاہرہ، صفحہ ۸۳ تا ۱۳۰

۳۔۔۔ **نزهة الفكر فيما مضى من الحوادث و العبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر و الثالث عشر**، شیخ احمد حضراوی مکی ھاشمی، حصہ اول، طبع اول ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت دمشق، شام، صفحہ ۱۱

۴۔۔۔ **المختصر من كتاب نشر النور و الزهر فی تراجم افاضل مكة من القرن العاشر الى القرن الرابع عشر**، شیخ عبد اللہ مرداد مکی شہید، اختصار و ترتیب محمد سعید عامودی و احمد علی کاظمی بھوپالی مکی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء عالم المعرفة، جدہ، صفحات ۹۶، ۱۱۰، ۱۸۰، ۲۰۴، ۲۲۴، ۲۳۹، ۳۲۷، ۳۷۲

۵۔۔۔ سالنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۹۹۹ء، صفحہ ۲۰۳ تا ۲۱۵

۶۔۔۔ **دليل الرسائل الجامعة فی المملكة العربية السعودية**، ڈاکٹر زید آل حسین، طبع دوم ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء شاہ فیصل اسلامک سٹڈیز و ریسرچ سنٹر ریاض، صفحہ ۴۲۲

۷۔۔۔ **فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة**، صفحہ ۴۸۱

۸...... الاعلام، خیر الدین زرکلی دمشقی، طبع دہم ۱۹۹۲ء، دارا لعلم للملایین بیروت، جلد سوم، صفحہ ۶۴/ سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للهجرة، عمر عبدالجبار مکی، طبع سوم ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۲ء، مکتبہ تہامہ جدہ، صفحہ ۸۱

۹...... کنز العطا فی ترجمة العلامة السید بکری شطا، شیخ عبد الحمید قدس مکی، طبع اول ۱۳۳۰ھ مطبع حسینیہ قاہرہ

۱۰...... معجم ما اُلِّفَ عن مکة، ڈاکٹر عبد العزیز سیدی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، مطبوعہ بیروت، صفحہ ۱۸۲

۱۱...... معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، شیخ عبد اللہ معلّمی مکی، طبع اول ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ ۴۰۳

۱۲...... فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ ۴۷۹

۱۳...... فتح القوی فی ذکر اسانید السید حسین الحبشی العلوی، شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، ناشر بریگیڈیئر ریٹائرڈ محمد بن ابو بکر حبشی، مکہ مکرمہ، صفحہ ۱۰ تا ۳۱

۱۴...... معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۵۵

۱۵...... ایضاً، صفحہ ۶۴

۱۶...... ذیل الاعلام، احمد علاونہ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، دار المنارة، جدہ، صفحہ ۲۵۹/ الاعلام، جلد ششم، صفحہ ۲۸/ علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، مولانا محمد شہاب الدین رضوی، طبع اول ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، رضا اکیڈمی، بمبئی، صفحہ ۵۷ تا ۶۰

۱۷...... معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۶

۱۸...... نزهة الخواطر و بهجة المسامع و النواظر، مولوی عبد الحی لکھنوی ندوی و مولوی ابو الحسن علی ندوی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، دار ابن حزم، بیروت، جلد دوم، صفحہ ۵۶۹/ الاعلام، جلد چہارم، صفحہ ۳۹

۱۹...... الاجازات المتینة لعلماء بکة و المدینة، مولانا احمد رضا خان بریلوی،

سن اشاعت درج نہیں، منظمة الدعوة الاسلامیة، لوہاری دروازہ، لاہور

۲۰...... رسائل رضویہ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مرتبہ مولانا محمد عبد الحکیم اختر شاہ جہان پوری، طبع اول ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء، جلد دوم، صفحہ ۲۳۷ تا ۴۰۴

۲۱...... العقد الثمین کا پہلا ایڈیشن ۱۳۸۹ھ/۱۹۵۹ء میں قاہرہ اور دوسرا ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں بیروت سے شائع ہوا۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے بارے میں عبدالحمید جودہ کا مضمون ''موارد تقی الدین الفاسی فی کتابه العقد الثمین'' مجلّہ البحوث الاسلامیہ کے شمارہ ۱۴۰۴ھ میں شائع ہوا اور فہد بن عبد العزیز دامغ نے اسلامی یونیورسٹی ریاض کے تحت مقالہ ''تقی الدین الفاسی و منهجه فی التدوین التاریخی'' لکھا، جس پر انہیں ۱۴۱۲ھ میں P.H.D کی ڈگری جاری کی گئی۔[معجم ما الف عن مکة، صفحات ۱۹۵، ۳۱۱، ۳۹۸]

۲۲...... معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۲۸۸

۲۳...... تاریخ مکة، احمد سباعی مکی، طبع چہارم ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء، دار مکة للطباعة و النشر، مکة المکرّمة، صفحہ ۵۸۴

۲۴...... معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف

۲۵...... الاعلام، جلد ہفتم، صفحہ ۳۴۶

۲۶...... الاجازات المتینة، صفحہ ۳۳، ۴۹/ الاعلام، جلد چہارم، صفحہ ۷۰/ ملفوظات مولانا احمد رضا خان بریلوی، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، جلد دوم، صفحہ ۱۳۷

۲۷...... نظم الدرر فی اختصار نشر النور و الزهر فی تراجم افاضل مکة، شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی، مخطوط جدہ یونی ورسٹی، فوٹو کاپی، صفحہ ۱/ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۲۴۹/ جلد ہشتم، صفحہ ۳۴۶

۲۸...... معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ ۲۸۹

۲۹...... نظم الدرر، صفحہ ۱۶۷

۳۰...... الاجازة فی الذکر الجهر مع الجنازة، مولانا محمد عمر الدین ہزاروی، طبع دوم، مطبع گلزار حسینی بمبئی/ حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین،

مولانا احمد رضا خان بریلوی' طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء' مکتبہ نبویہ لاہور/ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة' مولانا احمد رضا خان بریلوی' طبع اول نذیر اینڈ سنز لاہور/ رسائل رضویہ' مولانا احمد رضا خان بریلوی' طبع دوم ۱۹۸۸ء' مکتبہ حامدیہ لاہور' اس کے صفحات ۵۲ تا ۲۷۵ پر "فتاوی الحرمین برجف ندوة المین" کا عربی متن مع اردو ترجمہ درج ہے/ تقدیس الوکیل عن توهین الرشید و الخلیل' مولانا غلام دستگیر قصوری' نوری بک ڈپو' لاہور

۳۱..... نظم الدرر' صفحہ ۲۱۱ تا ۲۲۲

۳۲..... نثر الدرر فی تذییل نظم الدرر' شیخ عبد اللہ غازی ہندی مکی' مخطوطہ جدہ یونیورسٹی' فوٹو کاپی/ معجم مؤلفی مخطوطات الحرم المکی الشریف' صفحہ ۳۸۷

۳۳..... الاعلام' جلد چہارم' صفحہ ۱۳۳

۳۴..... محمد سعید عامودی کے حالات' اعلام الحجاز' جلد چہارم' صفحہ ۲۳۱ تا ۲۴۰ پر درج ہیں۔

۳۵..... احمد علی بھوپالی مکی کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: من اعلام القرن الرابع عشر و الخامس عشر' شیخ ابراہیم حازمی' طبع اول ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء' دار الشریف' ریاض' جلد اول' صفحہ ۳۳ تا ۳۶

۳۶..... المختصر من کتاب نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مکة من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر' طبع اول ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء' نادی الادبی' طائف' طبع دوم ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء' عالم المعرفہ' جدہ

۳۷..... مختصر نشر النور' طبع دوم' صفحہ ۱۹۳

۳۸..... مختصر نشر النور' صفحہ ۲۲۳/ نظم الدرر' صفحہ ۱۸۳

۳۹..... مختصر نشر النور' صفحہ ۲۵۷/ نظم الدرر' صفحہ ۱۳۰

۴۰..... نظم الدرر' صفحہ ۱۵۹

۴۱..... مختصر نشر النور' صفحات ۴۰' ۴۹' ۳۲۲' ۳۸۲

۴۲..... ماہنامہ المنہل' جدہ' شمارہ اکتوبر ۱۹۷۸ء' صفحات ۷۹۹ تا ۸۰۶

۴۳..... مختصر نشر النور' صفحہ ۳۲۳

۴۴..... ایضاً' صفحہ ۲۶

۴۵..... نزهة الفکر' حصہ اول' صفحہ ۱۴۱/ حصہ دوم' صفحہ ۸۳

۴۶..... نظم الدرر' صفحہ ۱۳۵

۴۷..... الاعلام' جلد چہارم' صفحہ ۱۴۳

۴۸..... معجم المطبوعات العربیة فی شبه القارة الهندیة الباکستانیة منذ دخول المطبعة الیها حتیٰ عام ۱۹۸۰ء' ڈاکٹر احمد خان' طبع اول ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء' مکتبہ شاہ فہد' ریاض' صفحہ ۲۷۲

۴۹..... ماہنامہ المنہل' جدہ' شمارہ ۱۹۷۸ء' صفحہ ۹۷

۵۰..... فتح القوی فی ذکر اسانید السید حسین الحبشی العلوی

۵۱..... معجم ما الف عن مکة' صفحہ ۸۴

۵۲..... من اعلام ارض النبوة' انس یعقوب کتبی مدنی' طبع اول ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء' دار البلاد' جدہ' جلد اول' صفحہ ۱۳۱

۵۳..... معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف' صفحہ ۲۷۶

۵۴..... فتح القوی' صفحات ۳۲ تا ۳۴

۵۵..... معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف' صفحہ ۲۷۶

۵۶..... ایضاً' صفحہ ۲۳۷

۵۷..... الدلیل المشیر الی فلک اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی الله علیه و علی آله ذوی الفضل الشهیر و صحبه ذوی القدر الکبیر' علامہ سید ابو بکر حبشی مکی' طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء' مکتبہ مکیة' مکہ مکرمہ

۵۸..... عمر عبد الجبار مکی کے حالات' الاعلام' جلد پنجم' صفحہ ۴۹ پر درج ہیں۔

۵۹..... معجم ما الف عن مکة' صفحہ ۱۴۴

۶۰..... الاعلام' جلد پنجم' صفحہ ۴۹

۶۱..... الاعلام بتصحیح کتاب الاعلام' شیخ محمد بن عبد اللہ رشید حنفی' طبع

اول ۱۴۲۲ھ /۲۰۰۱ء' دار ابن حزم' بیروت' صفحہ ۱۰۷

۶۲...... تذکرہ علماء اہل سنت' علامہ محمود احمد کان پوری' طبع دوم ۱۹۹۲ء' سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد' صفحہ ۴۳ تا ۴۵

۶۳...... تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت' محمد صادق قصوری و پروفیسر مجید اللہ قادری' طبع اول ۱۴۱۳ھ /۱۹۹۲ء' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

۶۴...... دروس من ماضی التعلیم و حاضرہ بالمسجد الحرام' عمر عبد الجبار مکی' طبع اول ۱۳۷۹ھ' دار ممفیس' قاہرہ

۶۵...... معجم ما الف عن مکة' صفحات ۱۴۴' ۱۸۲

۶۶...... المدینة المنورة فی آثار المؤلفین و الباحثین قدیماً و حدیثاً' پروفیسر ڈاکٹر عبد اللہ عسیلان مدنی' طبع اول ۱۴۱۸ھ /۱۹۹۷ء' صفحہ ۱۰۵

۶۷...... شیخ محمد سعید دفتر دار مدنی حنفی کے حالات' الاعلام' جلد ششم' صفحہ ۱۴۵ پر دیے گئے ہیں۔

۶۸...... الاعلام' جلد پنجم' صفحہ ۴۹

۶۹...... الاعلام بتصحیح کتاب الاعلام' صفحہ ۱۰۷

۷۰...... سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر الهجرة' عمر عبد الجبار مکی' طبع سوم ۱۴۰۳ھ /۱۹۸۲ء' مکتبہ تہامہ' جدہ' صفحہ ۲۱

۷۱...... اهل الحجاز بعبقهم التاریخی' حسن عبد الحی قزاز مکی' طبع اول ۱۴۱۵ھ /۱۹۹۴ء' مطابع المدینة' جدہ' صفحات ۲۵۵' ۳۲۲

۷۲...... سال نامہ معارف رضا کراچی' شمارہ ۲۰ ۱۴۲۰ھ /۱۹۹۹ء' مضمون بعنوان ''امام احمد رضا کے چند خلفاء حجاز'' صفحات ۱۹۴ تا ۲۰۲

۷۳...... اهل الحجاز بعبقهم التاریخی' آخری صفحہ

۷۴...... اعلام الحجاز' جلد دوم' صفحات ۳۰۲' ۳۰۶' ۳۱۱' ۳۴۳

۷۵...... تجلیات مہر انور' مفتی سید شاہ حسین گردیزی چشتی' طبع اول ۱۴۱۲ھ /۱۹۹۲ء' مکتبہ مہریہ' گولڑا شریف اسلام آباد' صفحہ ۳۱۱

۷۶...... المدرسة الصولتية' پروفیسر ڈاکٹر احمد حجازی السقا الازہری' طبع اول ۱۳۹۸ھ /۱۹۷۸ء' دار الانصار' قاہرہ

۷۷...... معجم ما الف عن مکة' صفحہ ۳۲۲

۷۸...... تشنیف الاسماع' صفحات ۴' ۱۲' ۱۹۳

۷۹...... ایضاً' صفحہ ۵۸

۸۰...... المسلک الجلی فی اسانید فضیلة الشیخ محمد علی' شیخ محمد یاسین فادانی مکی' طبع قدیم' دار الطباعة' قاہرہ

۸۱...... اتمام الاعلام ذیل لکتاب الاعلام لخیر الدین الزرکلی' ڈاکٹر نزار اباظہ و شیخ محمد ریاض مالح' طبع اول ۱۹۹۹ء' دار صادر' بیروت' صفحہ ۲۷۵/۲/ تتمة الاعلام للزرکلی' محمد خیر رمضان یوسف' طبع اول ۱۴۱۸ھ /۱۹۹۸ء' دار ابن حزم بیروت' جلد دوم' صفحہ ۱۵۵/ من اعلام ارض النبوة' جلد اول' صفحہ ۱۷۳/ تشنیف الاسماع' صفحہ ۱۱

۸۲...... اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان' شیخ محمد یاسین فادانی مکی' طبع دوم ۱۴۰۶ھ /۱۹۸۵ء' دار البصائر دمشق' بیروت

۸۳...... تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة و السماع' شیخ محمود سعید ممدوح' طبع اول غالباً ۱۴۰۴ھ' دار الشباب للطباعة' قاہرہ

۸۴...... اتمام الاعلام' صفحہ ۱۰۱/ تتمة الاعلام' جلد اول' صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۱/ من اعلام القرن الرابع عشر و الخامس عشر' جلد اول' صفحہ ۴۹ تا ۵۳

۸۵...... تشنیف الاسماع' صفحہ ۴

۸۶...... فتح القوی' صفحات ۵' ۱۰۶

۸۷...... روز نامہ الحیاة' لندن' شمارہ ۲۲' اکتوبر ۱۹۹۷ء' صفحہ ۸

۸۸...... معجم ما الف عن مکة' صفحہ ۴۷

۸۹...... اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للهجرة' محمد علی مغربی' جلد اول' طبع دوم ۱۴۰۵ھ /۱۹۸۵ء' مطبع دار العلم جدہ/ جلد دوم' طبع دوم

۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء، مطابع دار البلاد جدہ / جلد سوم، طبع اول ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء، مطبع مدنی قاہرہ / جلد چہارم، طبع اول ۱۴۱۴ھ، مطابع دار البلاد جدہ

۹۰...... امداد الفتاح باسانید و مرویات الشیخ عبد الفتاح، شیخ محمد بن عبد اللہ الرشید حنفی، طبع اول ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء، مکتبہ امام شافعی ریاض، صفحہ ۵۶، ۲۴۸

۹۱...... المصاعد الراویة الی الاسانید و لکتب و المتون المرضیة و سیر و تراجم، شیخ عبد الفتاح راوہ مکی شافعی، طبع اول ۱۴۰۴ھ، مطبع دار ممفیس، قاہرہ

۹۲...... معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۱۱۵

۹۳...... نشر الریاحین فی تاریخ البلد الامین تراجم مؤرخی مکة و جغرافیها علی مر العصور، کرنل عاتق بن غیث بلادی مکی، طبع اول ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء، دار مکہ للنشر، مکہ مکرمہ، دو جلد

۹۴...... الاعلام، جلد پنجم، صفحہ ۲۲۱ / معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۲۵۲

۹۵...... هدیل الحمام فی تاریخ البلد الحرام تراجم شعراء مکة علی مر العصور، کرنل عاتق بن غیث بلادی مکی، طبع اول ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء، دار مکہ للنشر، مکہ مکرمہ، چار جلد

۹۶...... تتمة الاعلام، جلد اول، صفحہ ۴۶

۹۷...... معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۶۵

۹۸...... نور النبراس فی التعریف باسانید و مرویات الجد السید عباس، علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی، طبع اول ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء، دار القلم العربی، حلب

۹۹...... العقود اللؤیة بالاسانید العلویة، علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی، طبع دوم، سن اشاعت و مطبع کا نام درج نہیں، صفحہ ۴ / مجموع فتاویٰ و رسائل الامام السید علوی بن عباس المالکی الحسنی، جمع و ترتیب علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی، طبع ۱۴۱۳ھ، صفحہ ۸

۱۰۰...... الطالع السعید المنتخب من المسلسلات و الاسانید، علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی، طبع دوم ۱۴۱۲ھ یا اس کے بعد شائع ہوئی، مطابع صفا، مکہ مکرمہ

۱۰۱...... المالکی عالم الحجاز، شیخ زہیر محمد جمیل کتبی مکی، طبع اول ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء، مطابع الاهرام، قاہرہ

۱۰۲...... رجال من مکة المکرمة، زہیر محمد جمیل کتبی مکی، جلد سوم، طبع اول ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء، مطابع دار الفنون، جدہ

۱۰۳...... احمد محمد جمال رجل قضیة الاسلام، جمع و ترتیب فرزندان شیخ احمد محمد جمال، طبع اول ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء

۱۰۴...... تتمة الاعلام، جلد اول، صفحہ ۵۵-۵۸

۱۰۵...... اتمام الاعلام، صفحہ ۲۷۳، ۳۳۲ / تتمة الاعلام، جلد دوم، صفحہ ۱۵۱

۱۰۶...... اتمام الاعلام، صفحہ ۲۳۶ / تتمة الاعلام، جلد دوم، صفحہ ۹۳ تا ۹۶ / ذیل الاعلام، صفحہ ۱۸۳ / نشر الریاحین، جلد اول، صفحہ ۴۰۵

۱۰۷...... قصص المکیین، علامہ سید محمد بن ماعر حسنی مکی، جلد اول، طبع اول ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء، صفحہ ۱۲۳ / جلد دوم، طبع اول ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء، صفحہ ۱۵۲

۱۰۸...... شیخ محمد علی زینل کی خدمات پر علامہ سید محمد بن احمد الشاطری کی تصنیف بعنوان "محمد علی زینل رائد نهضة و زعیم اصلاح و مؤسس مدارس الفلاح" مطبوع ہے۔ [الاعلام بتصحیح کتاب الاعلام، صفحہ ۹۸]

۱۰۹...... معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۳۱۵

۱۱۰...... امداد الفتاح، صفحہ ۲۸۷ / معجم المؤرخین السعودیین، عبد الکریم هقیل، طبع اول ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء، صفحہ ۸۳

۱۱۱...... من اعلام ارض النبوة، انس یعقوب کتبی حسنی مدنی، جلد دوم، طبع اول ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء، مطابع دار البلاد جدہ، صفحہ آخر

۱۱۲...... اتمام الاعلام، صفحہ ۲۳۸

۱۱۳...... معجم ما الف عن مکة، صفحات ۷۹، ۱۳۷

۱۱۴...... اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الهجری، شیخ عبد اللہ معلمی مکی، طبع اول ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء، مؤسسة الفرقان للتراث

الاسلامی، لندن

۱۱۵...... شیخ عبد القدوس انصاری کے حالات و خدمات پر عبد اللہ احمد باقازی کی تصنیف ''عبد القدوس الانصاری شاعرا'' ادارہ المنهل نے ۱۴۱۱ھ میں ۱۳۷ صفحات پر شائع کی اور اکرم جمیل قنبس کی کتاب ''عبد القدوس الانصاری من رواد الادب و الفکر العربی و الاسلامی'' دار الفرائد دمشق نے ۱۹۹۶ء میں شائع کی، نیز دیکھیں اتمام الاعلام، صفحہ ۱۶۳/ اعلام الحجاز، جلد دوم، صفحہ ۱۸۶ تا ۲۴۰/ تتمة الاعلام، جلد اول، صفحہ ۳۱۳/ ذیل الاعلام، صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۷/ نشر الریاحین، جلد اول، صفحہ ۳۸۷ تا ۳۹۶

۱۱۶...... الکشاف الجامع لمجلة المنهل السعودية، ڈاکٹر عبد اللہ سالم قحطانی، طبع اول ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء، مکتبہ شاہ فہد، ریاض

۱۱۷...... شیخ حمد الجاسر نجدی (م۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) کے احوال و آثار پر شیخ احمد علاونہ اردنی کی تصنیف ''حمد الجاسر، جغرافی الجزيرة العربية و مؤرخها و نسابتها'' دار القلم دمشق نے شائع کی، طبع اول ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء، کل صفحات ۱۷۶

۱۱۸...... العرب، الفهارس العامة، ۱۳۸۶ھ-۱۴۰۹ھ، حمد الجاسر، طبع اول ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء، ادارہ ماہنامہ العرب، ریاض

۱۱۹...... مفتی حنابلہ شیخ خلف بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۳۱۵ھ تقریباً) کے حالات شیخ عبد اللہ بسام کی ضخیم تصنیف ''علماء نجد خلال ثمانية قرون'' طبع دوم ۱۴۱۹ھ، دار العاصمة ریاض کی جلد دوم، صفحات ۱۵۳ تا ۱۵۷ پر درج ہیں۔

❁❁❁❁❁